THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, September 6, 2012
(85th Session)
Volume IX, No.04
(Nos.1-04)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran ..………...…….	1
2.	Questions and Answers ………………………….	2
3.	Leave of Absence ……………..…………….……	
4.	Points of order:	
	• Change of polling stations in Sindh on political grounds………………………...	
	• Conduct of Business in the House (to speak on law and order situation)………	
	• Workers Welfare Fund…………………	
5.	Motion under Rule 218:	
	• Law and Order Situation with reference to target killings and sectarian violence in Balochistan, Karachi and GB…..…….	
6.	Calling Attention Notice:	
	• Migration of Hindus to India……………	
7.	Points of Order……………………………………	

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume IX	**SP. IX(04)/2012**
No.04	15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the September 6, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fourty eight minutes past five in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝6 وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَ
اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝7 يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝8

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا ان کی بشارت سناتا ہوں۔ (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے۔ اور اللہ ظالم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کرکے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔

(سورۃ الصف: آیات 6 تا 8)

(جاری------T02)

جناب ڈپٹی چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چیئرمین صاحب کے کزن کی کل وفات ہو گئی تھی، ان کے لیے دعائے مغفرت کر لی جائے۔ حمزہ صاحب! آپ دعا کرائیں۔

(اس موقع پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شاہ صاحب۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Mr. Chairman! I would like to draw your attention to a matter of very great public concern and that is in the province of Sindh that poling stations have been changed on a large scale by the revenue authorities.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شاہ صاحب! آپ اس معاملے کو وقفہ سوالات کے بعد اٹھا لیجیے گا۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, then you give me the opportunity after Question Hour.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Deputy Chairman: O.K. We may now take up questions. Question No. 18 of Senator Sehar Kamran *Sahiba*, not present.

Q. No. 18

Mr. Deputy Chairman: Next Question No. 20 of Senator Sehar Kamran *Sahiba*.

Q. No. 20

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ موجود نہیں ہیں، اگر ممبران سوالات پوچھتے ہیں تو ان کا یہاں موجود ہونا بھی لازمی ہوتا ہے۔ Next Question No. 21 of Senator Zahid Khan.

Q. No. 21

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ 1965 and 1971 کی جنگوں میں جانے والے لوگوں کے ابھی بہت سے لواحقین پاکستان میں موجود ہیں جن کے بھائی، باپ، چچا وغیرہ ابھی تک لاپتہ ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ہندوستان کی جیلوں میں قید ہیں۔ وہ ان کے انتظار میں ہیں کیونکہ انہیں ابھی تک علم ہی نہیں ہے کہ وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں ہیں۔ جناب والا! تیس پینتیس سالوں سے زیادہ کا وقت ہو گیا ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ وزارت خارجہ والے اس بارے میں کیا efforts کر رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ اس مسئلے کو اٹھایا لیکن ابھی تک وہ نہیں مان رہے ہیں۔ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ آپ نے اسے اٹھایا اور وہ نہیں مانے، اگر وہ نہیں مانتے تو اسے U.N میں لے جائیں کیونکہ یہ تو human rights کی violation ہے کہ اگر ان کی جیلوں میں ایسے لوگ قید ہیں اور یہاں ان کے لواحقین جو بے چارے انتظار کر رہے ہیں کہ شاید میرا باپ واپس آجائے، میرا خاوند واپس آجائے، میرا بیٹا واپس آجائے، میرا بھائی واپس آجائے، ان کو satisfied کیا جائے، یہ چیز clear ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں اس وقت ہمارے ہندوستان کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور اگر آپ کوشش کریں تو وہ کم از کم یہ تو بتا دیں کہ وہ نہیں ہیں تاکہ یہاں ان کے لواحقین تو مطمئن ہو سکیں۔ یہ صحیح جواب نہیں ہے، آپ مہربانی کر کے اس کا صحیح جواب دیں تاکہ عوام مطمئن ہو سکے اور انہیں تسلی ہو جائے کہ ان کے پیارے زندہ ہیں کہ نہیں ہیں، اگر اُدھر قید میں ہیں تو کس حال میں ہیں؟ یہ ساری تفصیل بتا دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیرِ خارجہ صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان (وزیر مملکت برائے خارجہ): جناب چیئرمین! جس طرح جواب بالکل clear تھا کہ معاملہ Indian authorities کے ساتھ take up کیا جاتا ہے لیکن ground reality کا آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے کہ قیدیوں کے معاملے میں Indians are not totally just, even war prisoners کے علاوہ میں general prisoners کی بات کروں تو اس میں بھی complications آتی ہیں۔ ہمارے proper consular agreements کو بھی صحیح طرح honour نہیں کیا جاتا جو یہ ہے کہ 48 hours کے اندر آپ کو بتایا جائے، آپ کو consular access جلدی دی جائے، اس میں کافی problems ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ سوال 1971 specifically it is concerned with 1965 and کے جو prisoners of war ہیں، اس کی ایک list

میرے پاس ہے جس کے مطابق اٹھارہ افراد بنتے ہیں، ان میں five officers and thirteen other ranks کے لوگ ہیں۔ یہ list ان کے ساتھ share کی گئی ہے مگر وہ اس پر respond نہیں کرتے اور جب تک ان کی طرف سے کوئی response نہیں آتا تو we can't assume that they are alive or they are missing or they are dead, ان کا status وہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا، ہم نے ان کے ساتھ یہ list share کی، ان کو بار بار کہا گیا کہ آپ دیکھیں کہ آپ کی کسی جیل میں یہ لوگ detained ہیں یا نہیں۔ معزز سینیٹر صاحب کا concern بالکل valid ہے، ہم بھی اسی ملک کے لوگ ہیں، ہمارا بھی یہی concern ہے اور in fact ہمارے initiative پر یہ چیز ہوئی تھی۔ This is the ground reality جو آپ کے سامنے ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی فرح عاقل صاحبہ۔

سینیٹر فرح عاقل: جناب چیئرمین! ہمیں انڈیا جانے کا اتفاق ہوا، ہم کل ہی واپس آئے ہیں۔ ہمیں Pakistan High Commission میں بھی جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں میں نے یہ سوال کیا تھا، یہاں پر تو specifically انہوں نے prisoners of war کا پوچھا ہے مگر میں نے تمام لوگوں کے متعلق پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ بالکل ہیں، انہوں نے تمام لوگوں کے متعلق تفصیل سے الگ الگ کر کے بتایا کہ ان کی تعداد 350 سے اوپر ہے، جن میں کچھ prisoners of war بھی ہیں۔ وہ یہی کہہ رہے تھے جیسے وزیر صاحب نے بات کی کہ Indian Government کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی مگر یہ کہنا غلط ہے کہ وہاں پر prisoners of war نہیں ہیں، وہاں prisoners of war موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب چیئرمین! میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ اگر معزز ممبران جو سوال پوچھا گیا ہے اس سے متعلقہ ضمنی سوالات کریں تو بہتر ہے۔ اس وقت جو پاکستانی انڈین جیلوں میں ہیں، وہ as per my record 453 ہیں، ان میں 424 civilian prisoners and 29 fishermen ہیں، اس میں prisoners of war شامل نہیں ہیں، یہ confirmed ہیں اور جن کا status ہمیں پتا ہے، وہ وہاں held ہیں۔ اس میں مزید کوئی تفصیل چاہیے تو I would request کہ اس پر fresh question کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر رجوانہ صاحب۔

(جاری-----T3)

To3−06Sep2012 Ashraf/Ed. Er.3 0600

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: Thanking you very much sir. The question is so important and the casual answer given by the Foreign Affairs Ministry and definitely the worthy Minister of State for Foreign Affairs had to follow that. The issue is of 1965 and 1971 and still we are tracing the POWs. Really I have started trembling in my shoes and

میں سوچ رہا ہوں کہ ان خاندانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور being a responsible man, a parliamentarian میری بھی اب آنکھیں کھلیں کہ ابھی تک 65 and 71 کے لوگ بھی ہندوستان کی جیل میں ہیں اور ہمارا جواب یہ ہے۔ اوپر والا جواب یہ ہے کہ ہندوستان نہیں مانتا، وزیر موصوف نے فرمایا کہ ہمارے پاس چارسو اور کچھ بندوں کی فہرست ہے۔ اب reason کیا ہے کہ باقی POWsسب آگئے یہ کیوں نہیں آئے۔ اس کے بعد اب یہ دیکھیں، میں آپ کی اجازت سے (b) کا answer پڑھ دیتا ہوں اور اسی میں سے تلاش کرتا ہوں یہ answer ہے یا یہ قوم کے ساتھ مذاق ہے اور ان خاندانوں کے ساتھ جن کے لوگ وہاں جیلوں میں گل سڑ رہے ہیں۔ پتا نہیں وہ زندہ ہے یا خدا نخواستہ اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔

The issue of prisoners is a humanitarian issue.

and remains high on the priority یہ تو کوئی نئی بات نہیں، بالکل انسانی ہمدردی ہے اور humanitarian issue ہے of the Government of Pakistan. یہ مجھے بتادیں کہ جی 65 سے 71 تک حکومت کی priority کیا رہی ہے؟ آج کتنے سال ہوگئے ہیں؟ یہ ترجیح ہے پاکستان حکومت کی POWs کے بارے میں، کوئی بھی حکومت رہی ہے .irrespective of that اور اس کے بعد پھر دیکھیں کہ ہمارے ہائی کمیشن وہاں کیا کر رہے ہیں؟

The Ministry of Foreign Affairs through High Commission of Pakistan in New Delhi has raised the issue of missing prisoners? POWs of 1965 and 71 at numerous occasions with Indian side our high commission in New Delhi is vigorously following up.

یہ 65سے 71تک vigorously following up ہو رہا ہے۔ بڑی محنت کر رہے ہیں، بہت محنت کی ہے انہوں نے ابھی تک۔ ان کو واپس بلائیں یہ اتنے سالوں سے کیا محنت کر رہے ہیں؟ Following it up the High Commission has been in touch with human rights activists, lawyers and IRC to locate POWs in Indian Jails. Sir,

خدا کے لئے میں اس ہاؤس کے توسط سے یہ گزارش کروں گا جناب سے کہ یہ اتنا انسانی issue ہے اور اتنا ظلم ہے اور اتنی negligence ہے کہ اس کے لئے آپ ایک کمیٹی بنائیں اور وہ ایک Special Committee ہو جو اس میں intervene کرے۔

and the responsibility should fixed that who are the responsible officials of the Foreign Affairs who have been sleeping over the rights of other people who are being rotten in the jails of India. Thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: گزارش یہ ہے کہ if someone has anything to say about the Ministry of Foreign Affairs تو specifi point پر آئیں، criticize کریں، جو مرضی کہیں that is another matter but let us just go on the hard facts. ابھی 1965 and 1971 کی بات ہوئی۔ ٹھیک ہے it is a many many years ago لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ministry کے hard work پر question اٹھا، ہائی کمیشن کی efforts پر question اٹھا۔ Through out these years in the recent past fishermen بھی چھوٹ کے آتے ہیں اور باقی prisoners بھی چھوٹ کر آتے ہیں۔ چند ایک high profile prisoners بھی چھوٹ کر آئے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ no one is working there. ہر کوئی اپنا due role play کر رہا ہے۔ Secondly اس لسٹ کے بارے میں اگر conformed ہوتا کہ xyz missing persons of defence personnel جو such and such jail میں ہے تو اس میں آپ جو efforts کرتے ہیں وہ کچھ اور ہوتیں obviously you know for sure that so and so person is in this jail and why he is not being left. That is

they are missing so I am not saying لیکن یہاں جو ایک لسٹ ہے ہمارے ریکارڈ میں the different scenario. that they may have been martyred in war or God knows what happened to them but the thing is that they are missing in the records and till someone's bodies found, till it is confirmed کہ کوئی شہید ہوا ہے تو you do look for someone and secondly یہ ہمارا initiative تھا کہ اگر بندے missing ہیں تو یہ کہاں ہیں تو time and again Indian کے ساتھ ہم یہ matter take up کرتے ہیں کہ یہ ہماری ایک لسٹ ہے، یہ defence personnles ہیں جو missing ہیں تو we assume they are war prisoners. Conformed ابھی ہمیں بھی نہیں ہے کہ فلاں بندہ فلاں جیل میں ہے۔ وہ اگر seen ہوتا تو it is altogether another picture. تو میں گزارش یہی کروں گا کہ ابھی ہماری طرف سے کوئی callousness کی بات نہیں ہے۔ ہمارے concerns بھی اتنے ہی genuine ہیں جتنے honourable Senator کے ہیں یا کسی بھی patriotic پاکستانی کے ہیں۔ but please اس معاملے کو سمجھیں کہ جب confirmed آپ کو پتا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ جیل میں ہے تو that is different scenario and you have to wait till someone conforms to you کہ واقعی ایک بندہ زندہ ہے اور فلاں جیل میں ہے. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! آپ کی پارٹی کو، آپ کی لیڈرشپ کو تو کم از کم یہ credit جاتا ہے کہ وہ نوے ہزار POWs انڈیا سے چھڑا کر لائے۔ اس کے بعد دس سال تک جنرل ضیاء کی حکومت رہی، دس سال تک مشرف صاحب کی حکومت رہی، پانچ سال تک راجو نہ صاحب کی اپنی، ان کے لیڈر کی حکومت رہی تو انہوں نے اس کا کبھی نوٹس نہیں لیا۔ Anyhow آپ نے پھر بھی ابھی یہ assurance دی ہے۔ Thank you. شاہ صاحب! کیا آپ supplementary پوچھنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: آپ سنجیدہ اور بڑے سینئر politician ہیں اس ملک کے اور چیئرمین ہیں ہمارے اتنے بڑے ادارے کے۔ چیئرمین صاحب کی کرسی کو یہ زیب نہیں دیتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ظفر صاحب! آخر میری بھی کوئی personal observation ہوتی ہے۔ یہ بات سے بات نکلی۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: نہیں جی observation اور بات ہے۔ دیکھیں ناں، یہ تو ابھی اچھا ہوا کہ یہ debate آگے نہیں چلی ورنہ اس بات سے heat generate ہوجاتی۔ آپ نے کہا کہ آپ کی پارٹی کو تو بڑا credit جاتا ہے کہ آپ نے اکیانوے ہزار قیدی چھڑائے۔ ابھی یہاں سے کوئی یہ کہہ دے کہ آپ کی پارٹی کو یہ discredit جاتا ہے کہ اکیانوے ہزار کو قیدی بنانے والے کون تھے۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you Shah *Sahib.*

یہ راجوانہ صاحب سے گپ شپ تھی۔ کرنل صاحب! آپ کوئی question کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: جی جناب۔

Mr. Deputy Chairman: Ok.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much, Mr. Chairman. I would like to agree with my honourable colleague also but my question is different. When will the foreign office stop using beautifully worded language relic from the British Raj. Words like remains high on priority and vigorously following up. 42 years have passed under no stretch of imagination cannot be termed as vigorously 42 years have passed and it can never be high on priority if 42 years have passed since 1971. I was a POW myself and yes, Mr. Zulfiqar Ali Bhutto gets the credit for getting us back. I came back in 1974 and I know it as a fact that some members of the Pakistan Armed Forces are still languishing in Indian jails but now the honourable minister is also right and may be India does not give them the information, India does not give them the much needed names and places and conditions of those poor prisoners languishing there but under the Geneva…

جناب ڈپٹی چیئرمین: کرنل صاحب آپ question کریں۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: میرا question یہی ہے ناں جناب کہ

Under the Geneva Conventions, as the honourable Minister knows prisoners of wars are to be treated and the International Red Cross is the best organ, in fact even we were looked after by the Red Cross. Although India does not recognize them or allow them, India is one of these few states in the world which does not allow Red Cross to do the humanitarian work that it does but have Red Cross through its own means of pressure of political diplomacy does managed to do something. Is the honourable Minister making any serious effort, out of the box solution, people of good will exist in both countries. Is he using those people of good will? There are lot of organizations throughout the world where are organizations in the United Nations. Are they have being approached and what specific steps does he envisage that he will be taking to really look into this matter vigorously and to give it the high priority that it deserves after 42 years. Thank you sir.

Mr. Deputy Chairman: Minister *Sahib.*

Nawabzada Malik Amad Khan: Thank you honourable Chairman, Sir, I will be once again forced to repeat the same thing that I have said earlier but if the honourable Senator desires that we should stop using the diplomatic and rosy language then we probably can do and that will make our work only easier. However, the thing is that though lot of time has passed and as I have said there is a mechanism for recovery of prisoners.

Contd……..

T04−06SEP2012 FAZAL\A.Rauf 6:10 UR7

Nawabzada Malik Ammad Khan Conted…. There is a regular mechanism. There are meetings. We do keep writing from time to time regarding the status of prisoners, checking on their welfare, trying our best for their repatriation but these people have not been

acknowledged. As far as the Senators' talking about using other resources, it is mentioned here that human right activists and such bodies have been engaged. However, the contribution or the idea is very valuable, we can reinvigorate those attempts and we can try to go to the media and other foras also because as in the past it is noted that some high profile prisoners like Chishtti, I will give you one example. He was in India for a long time but a lot of credit goes to the media for creating that hype for the bodies that are involved in peace and then also a credit go to the President who went to Ajmeer Shareef and talked with Indian Prime Minister Mr. Man Mohan Singh. So, such efforts no doubt we need to try again and we will do so. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Sehar Kamran *Sahiba*, is not present. Next question is Mr. Rozi Khan Kakar *Sahib*.

[Q. No. 29]

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر روزی خان کاکڑ: اس میں انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ کتنا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اسی وقت اس کو خاطر میں رکھا جاتا ہے اور اس کی detail انہوں دی ہے کہ وہ سینیئر ممبر ہو گا، medical fitness دیکھی جائے گی۔ یہ تو سب کو پتا ہے کہ جس صوبے سے بھی بندہ جائے گا تو وہ سب کے لیے یہی criterion ہو گا مگر میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ بلوچستان کے کتنے بندے مختلف ممالک کے سفارت خانوں میں تعینات ہیں اور ان میں بلوچستان کا کوٹہ کتنا مقرر ہے؟ انہوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی ہے۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جس طرح معزز سینیٹر صاحب نے سوال پوچھا اگر وہی سوال لکھا گیا ہوتا تو اسی کا جواب ملتا لیکن جو سوال تھا وہ یہ ہے کہ بتایا جائے کہ جو افسر پوسٹنگ پر باہر جاتے ہیں اور جو باہر سفارت خانوں میں ہیں، آیا یہ جو postings ہیں ان میں کوئی صوبائی کوٹہ کو سامنے رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ جواب میں یہی ہے کہ جب officers یا even staff Ministry میں آتے ہیں، جب employment ہوتی ہے تو وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے اور وہ صوبائی کوٹہ کی بنیاد پر

ہوتی ہے اور جہاں تک postings کا تعلق ہے اس میں گورنمنٹ کے rules یہی ہیں کہ اس میں کوئی صوبائی کوٹہ نہیں ہوتا۔ ایک افسر کی جو سنیارٹی ہوتی ہے اور performance ہے اس چیز کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ٹھیک ہے بلوچستان کے نمبرز کم ہوں گے because جو ایک ratio ہے وہ ہماری منسٹری کی بنائی ہوئی نہیں ہے وہ Government Rules ہیں۔ جہاں تک آپ سفیروں اور افسران کی بات کر رہے ہیں تو definitely بلوچستان کے بہت اچھے افسران بھی ہیں وہ ڈیوٹی یہاں پر بھی سرانجام دے رہے ہیں اور باقی ملکوں میں بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سردار فتح محمد محمد حسنی صاحب۔

سینیٹر سردار فتح محمد محمد حسنی: میں منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو نئے لوگ تعینات کیے جاتے ہیں ان میں بلوچستان کے کتنے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جب مختلف ممالک کے سفارت خانوں میں نئے سفیر، نئے لیبر اتاشی اور نئے لوگوں کو بھرتی کرکے بھیجتے ہیں ان کے لیے کیا criterion ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ باقی لوگ لیے جاتے ہیں۔ لیبر اتاشی ہو، Community Welfare Attaché, Commerce Attaché ہو اس کا ہماری منسٹری سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ وہ جب وہاں پر سفارت خانوں میں ہوتے ہیں تو وہ صرف Embassy کے umbrella میں کام کرتے ہیں لیکن اس کی بھرتی اور posting میں ہماری منسٹری کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ Secondly جو Foreign Ministry کی آفیسرز کی آپ بات کر رہے ہیں، question was very clear کہ یہاں پر foreign postings کی بات ہو رہی ہے۔ جو لیے جاتے ہیں اس میں صوبائی کوٹہ ہوتا ہے۔ اگر آپ fresh question put کر دیں تو اس کا جواب آجائے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ جو بات ہو رہی تھی کہ جو افسران باہر رکھے جاتے ہیں۔ منسٹری کے جو آفیسرز ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آتے ہیں، FSP cadre ہے، پہلے وہ اکیڈمی میں جاتے ہیں اور کورس کرتے ہیں، pass out ہوتے ہیں، کچھ عرصہ وہ منسٹری میں serve کرتے ہیں اور اس کے بعد postings آتی ہیں۔ عام طور پر باہر

حکومت کی جو leadership ہے اس کی discretion ہوتی ہے۔ Thank you. کسی کو نہیں رکھا جاتا ہے۔ اگر political appointees کی بات ہو رہی ہے جو کہ عام طور پر سفیر ہوتے ہیں تو وہ direct officers

جناب ڈپٹی چیئرمین: طلحہ محمود صاحب۔

[Q. No. 30]

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میں نے اس میں سوال کیا تھا کہ غلام رسول بلوچ صاحب نے ایک ہندوستانی کو پاکستانی پاسپورٹ جاری کیا تھا۔ اس کے بارے میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ اس کو سزا بھی دے دی گئی ہے۔ بعد میں وہ سفیر بھی رہے ہیں۔ اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے انہوں نے کیا اقدامات کیے ہیں؟

نمبر دو یہ ہے کہ غلام رسول بلوچ صاحب کو جو سزا دی گئی وہ صرف یہ سزا دی گئی ہے کہ ان کو شاید فارغ کر دیا گیا اور اس کو صرف دس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔ اب یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو کسی کے لیے عبرت بنے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میرا یہ سوال ہے کہ سب سے پہلے میں نے سوال کا جز الف کہا کہ اس طرح کے اقدامات کو روکنے کے لیے انہوں نے کیا اقدامات کیے ہیں اور دوسری بات میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے صرف اس کو فارغ کر دیا ہے۔ اس کو انہوں نے FIA یا دوسرے متعلقہ department کے حوالے کیوں نہیں کیا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر کا جو question ہے کہ کیا اقدامات لیے جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک officer ہے Government of Pakistan کی employment میں اس کا responsible ہونا اس کی ڈیوٹی ہے۔ ایک باقاعدہ charter of duties ہے he has to follow that اگر اس کی violation ہوتی ہے تو accordingly action لیا جاتا ہے۔ یہاں سے جو آفیسر باہر posting پر جاتے ہیں ان کی باقاعدہ ایک

security clearance from concerned agencies ہوتی ہے۔ عام طور پر جس طرح آپ نے دیکھا کہ ایک ہی کیس ہے اس طرح کا۔ Unfortunately غلط بندے کئی departments میں ہوتے ہیں۔ ہر department میں باقاعدہ آڈٹ ہوتے ہیں۔ باقی کوئی اس طرح کی objection جب ہوتی ہے چاہے یہاں کوئی highlight کرے یا میڈیا کوئی highlight کرے اس پر action لیا جاتا ہے اور ایک انکوائری کی جاتی ہے۔ Secondly غلام رسول بلوچ کی یہ بات کر رہے تھے۔ منسٹری نے سزا نہیں دی تھی، ان کا trail court میں ہوا تھا، جو سزا کورٹ نے ان کو دی ہے وہ ہمارا decision نہیں تھا۔ Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: Thank you sir. جناب! اسی طرح کے جو ہمارے Mission ہیں USA میں، آج ہی کی خبر ہے اخبار میں کہ ہزاروں لوگوں کے clearance دی گئی جس میں سپاہی اور contractors ہیں جو کہ یہاں پر آکر ان کی movement کو بھی watch نہیں کی جاتی ہے جو کہ ہماری National Security کے بالکل خلاف ہے۔ تو ایسے لوگوں کی clearance کیسے ہو جاتی ہے اور اتنی تعداد میں یہ کیسے آگئے ہیں۔ ہماری حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب چیئرمین! یہ supplementary question تھوڑا سا main question سے مختلف تھا لیکن میں reply دوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو آج اخبار کی خبر تھی اس میں specifically یہ نہیں تھا کہ وہ جو سارے نمبرز ہیں وہ سارے پاکستان میں operate کر رہے ہیں۔ وہ سچ ہے یا جھوٹ ہے وہ میں نہیں کہہ سکتا۔ وہ overall figure تھا کہ اتنے لوگوں کی clearance ہوئی ہیں۔ ٹھیک ہے ان میں کچھ پاکستان میں بھی ہوں گے۔ پھر اگر آپ visas کی بات کرتے ہیں، تو visas کے بارے میں ہم یہ ensure کرتے ہیں کہ جو visa کے لیے apply کرتا ہے وہ اسی country کا national ہو جس country میں وہ reside کر رہا ہے۔ عام طور پر کوشش ہوتی ہے کہ اگر US national ہے تو وہ کسی X.Y.Z. country میں سے apply نہ کرے، country of residence اس کا US ہی ہونا چاہیے۔ اس میں بھی کافی ساری screening ہوتی ہے تو وہاں پر پتا چلتا ہے۔ پھر جو visa applications ہیں وہ process ہونے کے لیے Interior Ministry میں جاتی ہے یعنی visa دینا نہ دینا Interior

Ministry کا prerogative ہوتا ہے اور عام طور پر جب تنقید ہوتی ہے یا ایسے ممالک ہوتے ہیں جہاں پر ہمیں پریشانی ہوتی ہے کہ وہ لوگ کوئی spying میں involved ہیں تو وہ عام طور پر Interior Ministry میں refer کیے جاتے ہیں۔ یہ بات کہ یہاں پر کتنے لوگ ہیں اور وہ کن activities میں involved ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس کے لیے Interior Ministry سے اگر question پوچھا جائے تو وہ بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، طلحہ محمود صاحب۔

(آگے ٹی 05 پر جاری ہے)

T05−06SEP2012 UR2 SAIFI TIME 0620

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال نمبر 31 طلحہ محمود صاحب۔

(Q−31)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! انہوں نے بتایا کہ 73 کے قریب ان کے ملازمین ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ ملازمین بھی کم ہیں۔ میں مان لیتا ہوں۔ مجھے دو باتیں بتا دیں، ایک یہ بتا دیں کہ جو 73 ملازمین ہیں ان میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنا پیریڈ مکمل کر چکے ہیں کیونکہ آپ کا ایک پیریڈ متعین ہوتا ہے۔ آپ کے کتنے لوگ ہیں جن کو extension دے دے کر چلا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے ایک بات اور بھی بتا دیں کہ ان مشنوں میں آپ کے پاس جو مقامی لوگ کام کر رہے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ آپ نے 73 کل بتائے ہیں، کیا لوکل اس کے علاوہ ہیں؟ اگر اسی میں ہیں تو وہ کتنے ہیں۔

نوابزادہ ملک عماد خان (وزیر مملکت برائے خارجہ): جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں طلحہ صاحب کی آبزرویشن کو بڑا welcome کرتا ہوں کیونکہ یہیں سے ہمیں extension کی requests ملتی رہتی ہیں۔ People are not very far from me right now. اگر کوئی ہم پر impose کرے کہ جس کا پیریڈ پورا ہو گیا ہے وہ وقت پر واپس آجائے تو that is the very welcome step. واشنگٹن میں ایمبیسڈر شیری رحمٰن ہیں ان کا پیریڈ ابھی مکمل نہیں ہوا، میں صرف ایمبیسڈر کی بات کر رہا ہوں باقی پر

بعد میں آتا ہوں۔ نیویارک میں کونسل جنرل کا ابھی وقت مکمل نہیں ہوا۔ ہوسٹن والوں کا وقت exceed کر رہا ہے باقی سب کا پیریڈ ابھی رہتا ہے۔ اس کے بعد اگر آپ detail چاہتے ہیں، سٹاف کا کتنا پیریڈ ہے وہ الگ سے دے سکتا ہوں۔ ایک اور آپ کا سوال تھا۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میرا سوال تو سیکنڈ یہ تھا کہ local hiring کتنی کی ہے؟ میں اس سے پہلے بات کروں گا اور میں observation رکھتا ہوں آپ نے کہا کہ یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہیں ان کی requests آتی ہیں، آپ کو اس طرح کی بات کرنا زیب نہیں دیتا۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب والا! حقیقت ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بات یہ ہے کہ آپ کو میرٹ پر کرنے چاہیئیں، آپ کتنا میرٹ پر کام کرتے ہیں اس کا بھی آپ کو علم ہوگا۔ آپ سینیٹ میں بیٹھ کر ہمارے دوسرے ساتھیوں کے حوالے سے بات کرتے ہیں، اگر ایسی کوئی بات ہے اور آپ اس کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو آپ نام لینا شروع کریں کہ کس کس نے آپ کو approach کیا ہے؟

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! نام میں لے سکتا ہوں لیکن اس وقت مناسب نہیں ہے۔ نام میں لے لوں گا، آپ کو بھی پتا ہوگا، مجھے بھی پتا ہوگا۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اگر آپ جرات رکھتے ہیں تو پوری جرات سے ان سب کے نام بھی لیں۔ یہ کہنے کی جرات تو ہے۔

نوابزادہ ملک عماد خان: ایک norm ہوتا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! ہم public office hold کرتے ہیں، ہمارے پاس اس طرح کے لوگ آتے ہیں لیکن merit, without merit کا فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے اور کون سا آپ سو فیصد کام کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہاں سے requests آتی ہیں، اس کا جرات آپ رکھتے ہیں تو یہ بھی جرات رکھیں کہ ان کا نام لیں۔

نوابزادہ ملک عماد خان: میں نے جس کا نام لیا ہے آپ چیک کر لیں کہ اس کی کس کے ساتھ عزیزداری ہے۔ میں نے نام لیا ہے کہ کس کی کس کے ساتھ عزیزداری ہے۔ ابھی بات اس طرح کے چیلنج ------

سینیٹر محمد طلحہ محمود: ہم کس کا نام چیک کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تشریف رکھیں بات کو مکمل ہونے دیں۔ جی وزیر صاحب

نوابزادہ ملک عماد خان: ایک norms ہوتے ہیں ایک norms of decency ہوتی ہے جو میں exercise کرنے کی کوشش کرتا ہوں، کسی کو اس کا احترام نہیں ہے تو can not do I لیکن ہاؤس کی ایک عزت ہے، ایک طریقہ کار ہے، الزامات کی بات ہوتی ہے تو ہم پر بھی الزام لگائے جاتے ہیں but there are certain norms within we try to operate لیکن بات یہ ہے کہ ہماری تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ جس کا tenure پورا ہو گیا ہے وہ واپس آئے، اس پر آپ بھی متفق ہیں، ہم بھی متفق ہیں، ہر کوئی agree کرتا ہے کہ political pressures نہیں ہونے چاہیئں professionalism ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: طلحہ صاحب! آپ decorum برقرار رکھیں اس طرح نہ کریں، ان کو مکمل کرنے دیں اس کے بعد آپ بات کریں۔ میں سب کو موقع دوں گا۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: ہم نے نہیں کہا، انہوں نے خود کہا ہے اس کی وضاحت کریں۔ اس طرح ہر کوئی سمجھے گا کہ شاید مجھے کہہ رہا ہے کہ میں نے کوئی بات کہی ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ طلحہ صاحب جو بات کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بات ٹھیک ہے لیکن ہاؤس کا کوئی طریقہ ہے، آپ پارلیمنٹیرین ہیں۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ اس بات کو اچھی spirit میں لیا جانا چاہیے، میں نے طلحہ صاحب کی بات کو criticize نہیں کیا، میں نے کہا کہ ایک welcome چیز ہے کہ ایک اچھی observation یہاں سے آرہی ہے اور اچھی recommendation یہاں سے آرہی ہے۔ اگر recommendations پر جائیں تو visa کے لیے بھی ہمیں requests آتی ہیں۔ جو normal procedure چل رہا ہوتا ہے اس کو speed up کرنے کی requests آتی ہیں وہ ایک حقیقت ہے لیکن جتنا زیادہ rules کو observe کیا جائے گا، اس side یا اس side کی بات نہیں ہے ہر کوئی معزز سینیٹر ہے، میں بھی نیشنل اسمبلی کا ممبر ہوں، وزارت میں تاحیات میں نے بھی نہیں رہنا۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, will the Minister concerned be pleased to see that in relation to the non-career ambassadors, the answer states that 14

persons actually presently hold non−career ambassadorial posts. Now what is the criterion for the appointment of non−career ambassadors, out of these 14 persons that have been designated in the answer, which of them had made a contribution to foreign policy or distinguished himself in civil society or who was an expert in foreign policy or international relations. What is the criterion that has been taken in to consideration for their appointments?

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: طلحہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ This is no way اس طرح ہاؤس نہیں چل سکتا I am sorry to say. آپ کو موقع ملے گا، معزز ممبر نے ایک سوال کیا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! جو میں نے سوال کیا تھا کہ 73 لوگوں میں سے جتنے لوگوں کی extension ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ پھر سے اپنے سوال کو repeat کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! آپ نے ان کی بات پوری نہیں سنی۔ آپ بات سنیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب آپ مہربانی کرکے اجلاس کے بعد ملیں اور اگر کوئی تشنگی رہ گئی ہے تو آپ ان کو مطمئن کریں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: انہوں نے یہ کہا ہے کہ میرے پاس سارے لوگوں کی details نہیں ہیں اگر میں چاہوں تو وہ مجھے details پہنچا دیں گے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے منظور ہے اور وہ مجھے detail بھجوا دیں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سینیٹ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی recommendation نہیں ہے، اگر کسی کی طرف سے ہے تو جس کے متعلق ہے اس کو فوراً بلالیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ شاہ صاحب پلیز۔ شاہ صاحب آپ کا سپلیمنٹری is related with question No. 35.

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Yes it is in relation to 35. I am now formulating a supplementary on question 31.

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ سوال ابھی آیا نہیں ہے جس کا آپ سوال پوچھ رہے ہیں۔

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: 31 پر بات کر رہا ہوں طلحہ صاحب کا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو کب کا گزر چکا ہے۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: On which question I have been allowed supplementary at the movement.

جناب ڈپٹی چیئرمین: کریم خواجہ صاحب تو ہیں ہی نہیں۔

(Q. 35)

سینیٹر کریم احمد خواجہ: کوئی سپلیمنٹری نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شاہ صاحب۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, will the Minister …..

T06–06SEP2012 FAHEEM/ ED Mohsin Zaidi 6:30 P.M. ER12

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, will the honourable Minister be pleased to state that in the answer for non–career Ambassadors, would he be kind enough to elaborate and inform the House as to what has been the criterion for the appointment of these gentlemen from Salman Bashir to Major General (Retd.) Eijaz Hussain Awan for appointment as non–career Ambassadors, in contribution, do they have any expertise in foreign policy? Are they basically well versed in the art of formulation of foreign policy? Do they have any contribution in civil society? So, if he could possibly give us some criterion in relation to all the 14 gentlemen who have been appointed as non–career Ambassadors.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Minister *sahib.*

Nawabzada Malik Ammad Khan (Minister of State for Foreign Affairs): Sir, coming on to the non–career Ambassadors,

اس کی totally Head of Government کی discretion ہوتی ہے کہ whom to appoint as Ambassador. اس میں اگر آپ individually جاتے ہیں تو میں ایک ایک کا نام لے کر آپ کو بتا دے دیتا ہوں لیکن میں diplomatic experience کے حوالے سے یا اس field میں اگر experience ہے، میں اس حوالے سے بتا دیتا ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ Ministry سے appoint نہیں کیے جاتے، this is the discretion of the Government. Salman Bashir is a retired Foreign Secretary. Who served as Foreign Secretary for 04 years. He is right now the High Commissioner to New Delhi. He knows Foreign Policy quite well being a professional officer.

اس میں یعنی non-career Ambassadors میں پھر ایک اور category ہوتی ہے اور اس میں چند Ambassadors extension پر چل رہے ہوتے ہیں for some reasons. یہ extension اس طرح کی نہیں ہوتی کہ وہ بالکل ہی لمبی extension ہو but for some reason جو retire ہو گئے ہیں اور اگر ان کو service میں ایک سال تک کی extension ملی ہے تو وہ بھی اسی category میں آجاتے ہیں۔ Khalid Khattak *sahib* is a career officer. وہ retire ہو رہے تھے، ان کا tenure بھی ختم تھا لیکن چونکہ اکتوبر میں یہاں پر صدر پوٹن کا دورہ بھی ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں کافی کام بھی کیا ہے تو continuity دینے کے لیے ان کو 06 مہینوں کی extension دی ہے تاکہ اس وقت کوئی change نہ ہو یا یہ نہ ہو کہ وہاں کوئی senior Ambassador نہ ہو۔ Sherry Rehman is a political appointee, she was a member of the National Assembly. وہ وفاقی وزیر بھی رہی ہیں۔ ان کا بھی کافی experience ہے۔ Wajid Shamsul Hassan sahib is a senior journalist. یہ پہلے بھی High Commissioner رہے ہیں۔ عبداللہ حسین ہارون صاحب سپیکر سندھ اسمبلی رہے ہیں۔ He is a Parliamentarian. ان کو بھی کافی تجربہ ہے diplomacy میں۔ Jamil Ahmed Khan is a retired police officer. Shafqat Saeed sahib is a career officer and upon his retirement he was given an extension. Masood Khan sahib, he is again a very capable officer. He is an Ambassador to China. یہ بھی career officer ہیں، یہ بھی Foreign Service کے ہی ہیں، ان کو بھی extension دی گئی تھی for continuity of something. پھر جنرل مسعود اسلم صاحب ہیں اور آخر میں جو 12, 13 and 14 نمبر پر ہیں یہ

Major Generals ہیں۔ Defence Services سے بھی کئی لوگوں کو Ambassador لگایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی اسی کوٹے میں سے ہیں۔ پھر فوزیہ عباس ہیں۔ She is an Ambassador in Copan Hagen, Denmark. She is an FSP officer. یہ بھی career officer ہیں۔ ان کو بھی because of some personal reasons extension دی گئی تھی۔ پھر امین اللہ رئیسانی صاحب ہیں۔ He is a political appointee. He is a senior politician from Balochistan.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شاہ صاحب۔ شاہ صاحب! آپ نے ایک ضمنی سوال تو کر لیا ہے۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, this is elaborating that answer that he had given. I am not on a fresh supplementary. The honourable Minister has said that this is a discretion and entirely the prerogative of the Government that in order to avoid to eliminate misuse of this discretionary authority, why has the criterion not been evolved for the appointment of non−career Ambassadors. Out of these about 4 to 5 are people who are on extensions. Extension is no criterion for an officer. Everybody else goes home. They should also go home. What are the exceptional circumstances? There are so many officers in the Foreign Office who have retired, each one of them is not entitled to an extension or posting. So, there must be some basic criterion which must cut down on discretion, cut down on patronage especially political patronage. There must be some merit oriented parameters for non−career Ambassadors. So, will the Minister concerned be pleased to tell us why has a criterion or parameter not been evolved in so far as the appointment of non−career Ambassadors are concerned.

Nawabzada Malik Ammad Khan: Sir, as far as the.......

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایک سیکنڈ کے لیے رکیں۔ یہ JUI کے تمام مولانا صاحبان چلے گئے ہیں۔ کیا مسئلہ ہے؟

ایک معزز رکن: نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا نماز پڑھنے گئے ہیں۔ کوئی واک آؤٹ تو نہیں کیا نہ۔ ٹھیک ہے۔ جی وزیر صاحب۔

Nawabzada Malik Ammad Khan: Sir, as far as the honourable Senator's concern is, that is a valid concern. Sir, the thing is that upto 20%, that is a ratio of 80:20, it is the discretion of the Federal Government to have political appointees. It is the absolute discretion and total discretion. Obviously the consideration should be that someone should have diplomatic experience, he should be a person of standing, should have some contribution and even in the past there have been political appointees, ever since independence there have been political appointees. As framing certain criterion, framing certain rules which make it binding on the Government as to who should, whether political Ambassador. If such things are there, the Ministry has no problem with it. However, that is not the discretion of the Ministry, that is the discretion of the Head of the Government. If such a thing does come forward, I think it would be a very welcome step. As regard some Ambassador are getting extension, as I said, it is not the norm, it is the exception, as you can see that, here there are about 5 or 6 of those cases and in each and every case I personally told you the reason that Salman Bashir, being a Foreign Secretary, he is a very competent officer and we want to improve relations in the immediate neighbourhood. So, a very experienced person was sent as an Ambassador to India. In Khalid Khattak's case also I told you because when President Putin comes, it is the first time ever that a Russian Head of State will be visiting Pakistan. So, it was something and Mr. Khattak knows Russia and he served in Russian before and he has performed very well as an Ambassador there. So, as a special case for this continuity he was given this extension. As is the case of Mr. Masood Khan and Fouzia Abbasi. So, there are special reasons. Thank you.

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی۔)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں آپ کی باری ہے لیکن آپ کی مرضی ہے اگر آپ ایک منٹ لیں تو ابھی بول لیں ورنہ نماز کے بعد۔ ٹھیک ہے ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! یہ non-career Ambassadors جن کی تعداد 14 بتائی گئی ہے اور ان 14 میں سے جن کا ڈومیسائل یا جن کا تعلق پنجاب سے ہے وہ صرف دو ہیں اور ان 14 میں سے almost تمام کے تمام veto power countries جو کہ important countries ہیں ان کے Ambassadors ہیں۔ میرا سوال فاضل وزیر صاحب سے یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام جو non-career Ambassadors ہیں یہ کیا آپ کی حکومت سے پہلے کے چلے آرہے ہیں یا سارے کے سارے آپ کی حکومت میں لگائے گئے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب جس کی آبادی 62% سے زیادہ ہے، جو پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، کیا اس میں کوئی ایسا talent والا آدمی نہیں ملا جو ان veto countries میں پاکستان کی نمائندگی کرتا اور وہاں پر اس کو Ambassador لگایا جاتا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

(Followed by T07)

T07-06Sept2012 Rauf/Sial Ed/ 6-40/UR10

سینیٹر سید ظفر علی شاہ (جاری)---میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام جو non-career Ambassadors ہیں۔ کیا یہ آپ کی حکومت سے پہلے کے چلے آرہے ہیں یا سارے کے سارے آپ کی حکومت میں لگائے گئے ہیں؟ یہ نمبر ۱ ہے۔

نمبر ۲۔ پنجاب جس کی آبادی 62% سے زیادہ ہے جو پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے کیا اس میں کوئی ایسا talent والا آدمی نہیں ملا جو ان veto countries میں پاکستان کی نمائندگی کرتا اور وہاں پر ان کو سفیر لگایا جاتا؟ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان (وزیر مملکت برائے امور خارجہ): شکریہ ، جناب میں ان کے سوال کو welcome کرتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ سارے Ambassadors ہمارے دور کے لگائے ہوئے ہیں، پچھلے دور کے کوئی بھی نہیں ہیں۔ This is answer to the first part. دوسرا یہ جو veto countries کی بات ہو رہی ہے اس میں اگر یہ ہیں تو it is mere coincidence اور کوئی ایسی ضروری چیز نہیں ہے کہ ان veto والی countries میں کوئی non-career ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن career officers بھی ہوتے ہیں اور چائنہ میں یہ مسعود خان رٹیائرڈ ہونے سے پہلے ہی he was a career officer. اس طرح یہ جو خالد خٹک صاحب ہیں، رٹیائر ہونے سے پہلے ہی he was a career officer تو وہ ایک coincidence ہے کہ ایسا ہو گیا ہے۔ جہاں تک provinces کی بات ہو رہی ہے تو شفقت سعید صاحب پیرس میں ہیں which is an important country لیکن postings provincial basis پر نہیں ہوتے ہیں اور اس بارے میں کوئی provincial criterion نہیں ہوتا ہے اسی طرح جو political appointees ہیں وہ total government کی discretion ہوتی ہے اس میں کوئی provincial quota نہیں دیکھا جاتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر روزی خان کاکڑ: جناب چیئرمین صاحب! یہاں انہوں نے جو لسٹ دی ہے یہ تقریباً 103 بنتے ہیں جو پاکستان کے لوگ مختلف ممالک کے ایمبسی میں تعینات ہیں اور اس مرتبہ میں پھر یہی سمجھتا ہوں کہ اسلام آباد کی بیورو کریسی نے بلوچستان کے ساتھ خاص کر بہت ظلم، بہت زیادتی کی ہے اور 4 total ہیں۔ 103 میں صرف چار بندے بلوچستان کے ہیں۔ کیا بلوچستان میں قابل لوگ نہیں ہیں کیا بلوچستان میں ایمان دار آفیسرز نہیں ہیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ اسلام آباد کی بیورو کریسی پھر بلوچستان کے ساتھ ناجائز کر رہی ہے اور اس کے ساتھ سندھ کی بھی یہی پوزیشن ہے۔ سندھ میں سے بھی بہت کم تعداد میں بندے لیے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب ، بات یہ ہے کہ میں نے جس طرح گزارش کی کہ منسٹری میں جو آفیسرز آتے ہیں اور پبلک سروس والی سلیکشن ہوتی ہے وہ منسٹری کی discretion نہیں ہے نہ میری ہے۔ گورنمنٹ کے rules ہیں اس میں اگر کوئی amend کرنا چاہتا ہے تو he is most welcome to carry out an amendment ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے وہ پاپولیشن پر

اور صوبائی کوٹہ کے basis پر ہوتے ہیں اور ایک بار جب منسٹری میں آجاتے ہیں تو ہر بیچ میں الگ الگ نمبرز ہوتے ہیں اسی بنا پر ان کی پروموشن ہوتی ہے ، اسی بنا پر ان کی postings ہوتی ہیں ۔ کورسز ہوتے ہیں ACRs ہوتے ہیں ۔ ایک set criteria ہے۔قابلیت اور نالائقی کی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ خالد عزیز بابر صاحب ہیں وہ بلوچستان سے ہیں اور he is a very competent officer and Iran is a very important country وہ وہاں پر Ambassador ہیں۔عنایت اللہ کاکڑ صاحب ہیں یہ باکو میں ہیں اور پھر یہ politically appointees کی بات کرتے ہیں۔ امین اللہ رئیسانی صاحب یہ تین ملکوں میں رہ چکے ہیں ۔ He is from Balochistan اسی number اور اسی ratio سے لوگ لیے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ منسٹر صاحب ،زاہد صاحب نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اس کو پڑھ لیں ہم نے سینیٹ کے اندر اس پر کئی بار احتجاج کیا ہے کہ خدارا ہمارا نام پورا لکھا کریں ۔ KP کیا ہوتا ہے ۔اس پر آپ ruling دے دیں جس نے بھی لکھا ہے ان سے پوچھیں اور اس کو سزا دیں تا کہ ایک violation ہو رہی ہے اس کا تدارک ہو۔میں کئی بار کہہ چکا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جتنے بھی departments ہیں ان سب کو تمام صوبوں کے نام مکمل لکھنے چاہیئں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: یہ منسٹر صاحب کو چاہیے کہ یہ check کرتے کہ یہ سوال آرہا ہے تو اس میں یہ دیکھا تو اس پر action لینا چاہیے تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بڑی valid بات آپ نے کی ہے۔تمام صوبوں کے نام مکمل طور پر لکھے جائیں۔

Now we adjourn for *Maghreb* prayer and will meet again after 20 minutes.

Azhar ur6 t08−06sep2012

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت ڈپٹی چیئرمین، جناب صابر علی بلوچ شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: Question hour سے شروع کرتے ہیں۔ مسز نزہت صادق صاحبہ۔

Q.36

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے کوئی ضمنی سوال پوچھنا ہے؟

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں honourable Minister *sahib* سے foreign policy کے حوالے سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ we want trade not aid اور انہوں نے اپنے جواب میں بھی کہا ہے کہ we believe in the principle of trade not aid. پچھلے چار سالوں میں اس طرح کی کوئی tangible چیز نظر نہیں آئی۔ دوسرا WHO کا concession package جس کے تحت پاکستان کو European market میں concession ملتی ہے، وہ بھی دو سال سے pending ہے۔ India, Bangladesh, Sri Lanka even Burma جیسے ممالک نے ہماری مخالفت کی ہوئی ہے۔ آپ foreign policy کو کس طرح improve کر رہے ہیں یا اسے صحیح کرنے کے لیے کیا کوشش کریں گے؟ Can I ask one more question?

(آگےb09)

T09−06SEP2012−−−ASHFA/ED.JAVAID−−−UR5−−−7.10PM

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب! آپ ان کا question سمجھ گئے ہیں؟

نوابزادہ ملک عماد خان: جی سمجھ ہی گیا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جواب دے دیں۔

نوابزادہ ملک عماد خان: پہلی بات یہ ہے جو trade not aid والی بات ہے، obviously aid بھی آرہی، ہم aid بھی seek کر رہے ہیں لیکن جب ہم long term trade not aid کی بات کرتے ہیں تو اس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ we want to be self reliant کیونکہ ہم aid پر تاحیات نہیں چل سکیں گے.eventually trade has to be boosted

جناب!اس کے بعد secondly یہ بات ہوئی ہے کہ trade اوپر نہیں گئی، اگر آپ bilaterally figures دیکھیں تو بہت سے countries کے ساتھ trade اوپر گئی ہے۔ اس بارے میں کیا، کیا ہوا ہے، میں آپ کو وہ بتانا چاہوں گا، lets say, ASEAN ہے، آپ ASEAN کو اپنا کافی بڑا trading partner بھی کہہ سکتے ہیں، ہماری ان سے political relationship میں enhancement ہوئی ہے۔ ہم sectorial dialogue partnership کی،اب کوشش کر رہے ہیں کہ full dialogue partnership لیں۔ اسی طرح ابھی Malaysia کے ساتھ FTA ہوا پھر Indonesia کے ساتھ PTA ہوا، اس میں items ہیں جن کی دونوں طرف سے trade ہوتی ہے، اس میں bilateral trade figures اوپر جاتے ہیں۔ آپ اگر EU کی بات کریں جو GSP plus package تھا، ہمیں وہ

2014میں ملے گا، اس میں کافی ممالک نے ہماری بھر پورsupport بھی کی۔ Objections کی جب بات ہوتی ہے، Asian counties

objection اپنے vested interest کے لیے لگاتی ہیں، ان کے concerns ہوتے ہیں، let us say آپ نے بنگلہ دیش کا نام لیا،

India کا نام لیا جس country کے objections ہوتے ہیں، ہم ان کو directly یا through some other countries جن کا ان

کے ساتھ اچھا تعلق ہو، میرے لیے ہر چیز reveal کرنا مناسب نہیں ہے، ہم ان کے objections کو water down کرنے کے لیے

پوری کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح کچھ concessions بنگلہ دیش، نیپال یا کسی اور country کو ملتی ہیں، ہمیں وہ اس لیے نہیں مل

پائیں، ایک term LDCs (Least developed countries) ہے، کچھ countries Least Developed Countries

میں آتے ہیں، ہم سے جو زیادہ backward ہیں، جہاں پر ہم سے زیادہ problems ہیں، ان کو زیادہ facility مل جاتی ہے۔ اب ایک

argument یہ ہوتا ہے کہ آپ LDCs میں آجائیں، اب پاکستان کے image کے لیے LDCs میں include ہونا، اچھا نہیں ہے، ہم

اس لیے LDCs میں نہیں ہیں اور آنا بھی نہیں چاہتے تو یہ ساری complications ہیں۔ میں نے جس طرح آپ کو بتایا کہ یہ through

talk, dialogue and diplomatic efforts جہاں FTA ہے، ہم کوشش کرتے ہیں، وہ up grade ہو کر PTA ہو جائے۔ ہم اسی

طرح ASEAN کے لیے کوشش کر رہے ہیں، we are trying that full dialogue membership ہو جائے، SCO

(Shanghai Corporation Organization) اس میں ہمارا observer status ہے، we are trying that

member status ہو۔ یہ کوئی ایک دن میں ہونے والی چیز نہیں ہے، it is a long term process تو اس میں کوشش جاری

ہے، efforts of the Government and Ministry جاری ہیں۔ Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ہمایوں خان۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ Government کی جو trade and

investment promotion کی policy ہے، اس کے تحت پچھلے چار سال یا جتنے بھی ہوئے ہیں، اس میں in terms of volume یا

dollars میں کتنی foreign direct investment آئی ہے یا trade بڑھی ہے۔ جناب! میں around the world Europe,

America and everywhere travel کرتا رہتا ہوں، ہمیں وہاں پر اطلاع ملتی ہے کہ India کے لوگ بہت زیادہ کوشش کر رہے

موجود for the purpose of promotion of trade and investment میں Foreign Missions ہیں لیکن ہمارے لوگ ہیں، وہ کوئی خاطر خواہ کوشش نہیں کر رہے۔

جناب وزیر صاحب سے ایک سوال اور بھی ہے کہ ہمارے Missions or Embassies میں trade and investment promotion کے لیے جو لوگ تعینات ہیں، ان کی promotion evaluation کا کیا طریقہ کار ہے اور ان کو کس طرح monitor کیا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے جو exact figures مانگے ہیں، میں bilateral trade figures provide کر سکتا ہوں، اگر کسی specific country کے کہیں یا اگر آپ over all every country کے مانگیں تو میں وہ بھی provide کر دیتا ہوں، اگر یہ سوال Commerce Ministry سے کیا جائے تو وہ زیادہ relevant ہو گا۔ آپ India کی بات کر رہے تھے، دوسرے countries کی بات کر رہے تھے اور ہمارے officers کی performance کی بات کر رہے تھے۔ Limitation of resource and lack of officers یہ ہمارا ایک problem ہوتا ہے، ہمارے جو FSP officers ہیں، وہ بھی required volume سے بہت کم ہیں۔ ہمارے 87 Missions باہر ہیں، اس میں two men Missions 67 ہیں یعنی Ambassador and one other officer ہے۔ Capacity کا ایک problem ہے، مطلب ہے کہ limitation ہے، اس طرح officers نہیں ہیں، ہمارا quality issue نہیں ہے، ہمارے officers اچھے ہیں۔

آپ commercial attaches کی بات کر رہے ہیں جو embassy کے ساتھ کام کرتے ہیں، وہ trade enhancement کے لیے پوری محنت کرتے ہیں لیکن basically they are not from foreign service, ان کا تعلق Commerce Ministry سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ میں otherwise آپ کو بتا سکتا ہوں، جو Trade Development Authority of Pakistan ہے، Chamber of Commerce ہے جو بھی ہیں اور جو businessmen باہر جاتے ہیں even وہ in their private capacity باہر جاتے ہیں، Embassy officials ان کو facilitate کرنے کی پوری کوشش کرتے

ہیں۔ Joint Commissions بھی بنائے گئے ہیں، Joint Ministerial Commission, Joint Economic Commissions کی بھی meetings ہوتی ہیں، ساری Ministries کے relevant officials بھی ملتے ہیں۔ اس میں یہ contention غلط ہے کہ کوئی کچھ نہیں کرتا ہے، problems ہیں، کچھ hard good realities بھی ہیں، because of lack of resources limitations ہوں گی، otherwise efforts پوری، پوری کی جاتی ہیں۔ Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جناب مظفر حسین صاحب۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Sir, the Minister would know that recently there have been opening with the India in relation to trade; the Indian Government has allowed Pakistani businessmen to purchase shares, open up a bank. I would like to ask the Minister that why is it that if you can possibly go through Wagha, we have not opened the Khokhrapar route. I mean, I have been representing that constituency for the last thirty years, I have also been the Chief Minister from there, .Khakhrapar route would open and facilitate the trade. If we can open up from Wagha why is it that the Khokhrapar route has not been opened for trade while a potential for trade with India is tremendous and it would develop the entire area in terms of infrastructure, it would provide entrepreneurship for farmers and consumers; it is tremendous amount of opportunity. So, what are the compelling circumstances and the position of the Foreign Office on the opening up of Khokhrapar route trade purposes?

Mr. Deputy Chairman: Yes, Mr. Minister.

Mr. Nawabzada Malik Ammad Khan: Sir, talking about capacity today, testing the capacity of one Minister for the whole Question Hour. Any way, sir, coming on to the question of the honourable Senator, no doubt trade route, the more trade will be enhanced, the more torrent flow movement between the two countries will be increased

and we would have no objection to opening this particular route. However, the question would be better if this question is directed to the Ministry of Commerce. However, some strategic things, those things have to be kept in view but all those things are discussed, we have an inter-ministerial process, we are all stake holders sitting across each other and we look at these things curiously; we don't oppose any such thing but this would be a subject pertaining to the Commerce Ministry. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Next question Mr. Karim Ahmad Khawaja *sahib*, not present. Next question is Mrs. Nuzhat Sadiq please.

(Question No.43)

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary? Followed by.............T10

T10-06SEP2012 FURQAN[ED.MOHSIN] 7.20P.M. ER8

جناب غوث بخش خان مہر: پہلے سے جو agreement کیا ہوا ہے وہی agreement ہے، ہم نے کوئی نیا agreement نہیں کیا ہے۔ We stand by that agreement. آپ پوچھ رہی ہیں کہ status کیا ہے تو اس کا status وہی ہے جو agreement کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار(قائد حزب اختلاف): شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ Question No. 41-B and 43 virtually ایک ہی سوال ہے۔ یہ جو اتصلات کی privatization 26% ہوئی تھی اس کے بارے میں ہے۔ ابھی ہم نے ان سے تقریباً 800 million dollar لینے ہیں۔ پچھلے سوال میں total amount US $799,306,686 کا پوچھا گیا ہے۔ جواب میں اس کے بارے میں منسٹری فرما رہی ہے کہ پیسے properties کے transfer ہونے پر ہوں گے۔ Sir, this is not the reality.

جناب غوث بخش خان مہر: یہ اس سوال سے متعلق نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں پچھلے سوال سے ہاتھ کھڑا کر رہا تھا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ سوال نمبر 43 and 41-B ایک ہی سوال ہے، یہ اتصلات کے بارے میں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال نمبر 41-B ہم نے اس لئے نہیں لیا کہ mover خود موجود نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: وہ گزر گیا ہے۔ I thought کہ آپ 41-B پہلے لیں گے، آپ سیدھے 43 پر چلے گئے۔ یہ دونوں almost ایک ہی سوال ہیں۔ یہ اتصلات اور disinvestment کے بارے میں ہے۔ اس میں تقریباً 800 ملین ڈالر پاکستان نے لینے ہیں۔ I am sure کے شاید منسٹر صاحب کو پوری طرح علم نہیں ہے، وہ جواب یہ دے رہے ہیں جب transfer properties کریں گے تو تب ملیں گے تو mostly properties transfer ہو چکی ہیں۔ The issue is grey traffic, اس ملک میں grey traffic میں illegal exchanges لگی ہوئی ہیں اور اس کے لوگ cabinet میں بیٹھے ہوئے تھے اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی ruling family سے میری کئی کئی دفعہ بات ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں ہم پیسے اس وقت دیں گے جب آپ grey traffic بند کریں گے۔ وہ claim کرتے ہیں کہ ان کو 200 ملین ڈالر سال کا نقصان ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ یہ grey traffic کب بند ہو گی اور اس سلسلے میں یہ کیا action لے رہے ہیں۔ یہ action لیں گے تو تبھی پیسے ملیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کو پیسے نہیں دیں گے۔

جناب غوث بخش خان مہر: میں اپنے honourable colleague سے گزارش کروں گا کہ اس میں grey traffic کا کوئی point نہیں ہے، points یہ ہیں کہ جو properties ہم نے ان کو transfer کر کے دینی ہیں وہ properties ہم ابھی تک transfer نہیں کر پائے ہیں۔ اس وجہ سے وہ ہمیں پیسے نہیں دے رہے۔ اس پر ابھی کمیٹی بنی ہے، اس پر کام کر رہے ہیں کہ ہم اس کو کس طریقے سے adjust کریں کیونکہ کچھ ہماری properties litigations میں ہیں اور اس میں کچھ اور problems بھی ہیں۔ ان کا main concern ہے کہ ہمیں properties transfer کر کے دیں تو ہم پیسے دیں گے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب ہمیں لسٹ دیں گے کہ کس کس صوبے سے کتنی properties ہیں۔ We will facilitate them from Punjab. یہ پاکستان کے 800 ملین ڈالر ہیں، یہ چھوٹی amount نہیں ہے، we must recover it. کتنے سال ہو گئے ہیں۔ اس ہاؤس کی ذمہ داری لگائیں جو کہ چاروں صوبوں کو represent کر رہا ہے، وہ جا کر ہر صوبائی

قیادت کو ملے اور یہ 800 ملین ڈالر پاکستان میں لے کر آئیں but I assure you that issue is different, the issue is grey traffic.

جناب ڈپٹی چیئرمین: مہر صاحب! آپ اپنے آفس کو کہیں کہ وہ لسٹ بنا کر پیش کریں۔

جناب غوث بخش خان مہر: انہوں نے ہمیں کبھی grey traffic کا issue raise نہیں کیا ہے۔ جہاں تک ڈار صاحب لسٹ کا کہہ رہے ہیں تو میں یہ کل ہی پیش کر دوں گا، no problem.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ہری رام صاحب۔

سینیٹر ہری رام: سینیٹر مظفر شاہ صاحب نے کھوکھرا پار کے حوالے سے جو سوال کیا ہے تو میں اس سلسلے میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں کہ کھوکھرا پار ٹرین 1964 میں بند ہو گئی تھی اور اب وہ دوبارہ چلائی گئی ہے۔ اس وقت 80% سندھ کے لوگ کھوکھرا پار کے علاقے سے جاتے ہیں اور وہ واہگہ سے ہو کر انڈیا جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سروس کو مزید بہتر کیا جائے اور بس سروس بھی چلائی جائے۔ اس حساب سے ٹریڈ بھی نزدیک پڑے گا۔ کافی لوگ سندھ سے ہی جاتے ہیں۔ آپ اس وقت ٹرین کی position دیکھیں کہ اس میں جانوروں کی طرح آدمیوں کو سفر کرنا پڑتا ہے، اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ سندھ کے لوگوں کے لیے بہت اہم issue ہے۔ واہگہ میں بس سروس بھی ہے۔ لہذا بس سروس بھی چلائی جائے۔ میں honourable State Minister Foreign Affairs سے کہوں گا کہ آپ اس پر کوئی احکامات جاری کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب چیئرمین! جو ڈار صاحب نے grey traffic کی بات کی، یہ grey traffic بالکل ہے۔ ہمارے سب سے popular Minister صاحب کے گھر میں لگی ہوئی ہے، اس منسٹر کو کوئی ہلا نہیں سکتا۔ اس میں منسٹر صاحب کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اسل سلسلے میں پرائم منسٹر یا صدر صاحب نے ہی کچھ کرنا ہو گا۔

جناب غوث بخش خان مہر: مجھے نہیں پتا آپ کس منسٹر کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: وہ ہیں، آپ سب کو پتا ہے، آتے رہتے ہیں، یہاں پھرتے رہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہمایوں خان صاحب! آپ کا سپلیمنٹری سوال ختم نہیں ہوا؟

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جی میرا سوال ہے۔ یہ اتصلات سے relatedہے۔ یہ جو call connecting chargesہوتے ہیں، اس میں آج کل PTCL یہ کر رہی ہے کہ آپ PTCL سے کسی موبائل پر callملاتے ہیں اور وہ connectہو یا نہ ہو لیکن charges وصول کر لئے جاتے ہیں، پھر call forwarding کے بھی chargeکیے جاتے ہیں۔ آپ دو جگہ charge نہیں کر سکتے۔ آپ اگر پورے پاکستان کے customer base پر calculation کریں تو یہ اربوں روپے بنتے ہیں، اس طرح لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں منسٹر صاحب بتائیں کہ وہ کیااقدام کر رہےہیں اور یہ ان کے notice میں ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب غوث بخش خان مہر: جناب! یہ ہماری منسٹری سے concerned نہیں ہے۔ آپ I.T fresh questionوالوں سے کریں اور وہ اگر کہیں گے تو میں ان کو بتاؤں گا کہ یہ سوال ہوا ہے۔ .I have nothing to do with this

Mr. Deputy Chairman: Thank you. The Questions Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House, shall be taken as read.[1]

Leave of Absence

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب اسلام الدین شیخ نے ناسازی طبعیت کی بنا پر مورخہ 3 تا 7 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

---

[1] The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب محمد صالح شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 6اور7ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سید مظفر حسین شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3اور4ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا عبدالغفور حیدری صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ3اور4ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب ظہیرالدین بابر اعوان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4تا6ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب محمد یوسف بلوچ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 6ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب مشاہد اللہ خان نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ5تا7ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: حاجی خدا بخش راجڑ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبعیت کی بنا پر مورخہ 6اور 7ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

اب ہم نے Law and Order پر debate کرنی تھی، وہ چونکہ لمبی چلے گی تو ہم ہاؤس کی اجازت سے پہلے حمزہ صاحب کا Call Attention Notice لے لیتے ہیں۔ جی مظفر شاہ صاحب۔

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: جناب! میں ایک منٹ لوں گا۔میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سندھ میں وسیع پیمانے پر polling stations کے تبادلے ہو گئے ہیں، جہاں جہاں پر 3 general elections میں polling stations اسی locations پر تھے اور اس وقت کی صورتحال یہ ہے کہ DCOصاحبان اور Revenue Officials کے ماتحت جتنے تپہ دار اور مختار کار ہیں۔

(آگے جاری T11)

T11-06SEP2012........FANI\ED(Mohsin Zaidi).........7.30PM.........UR12

سینیٹر سید مظفر شاہ (جاری)

اس وقت کی صورت حال یہ ہے کہ ڈی سی او صاحبان اور ریونیو آفیشلز کے ماتحت جتنے تپہ دار اور مختیار کار ہیں انہوں نے سیاسی بنیادوں پر سفارشات کی ہیں کہ وسیع پیمانے پر پولنگ اسٹیشن تبدیل کیے جائیں۔ اس اقدام سے ہوگا یہ کہ fair and transparent elections ہونا ممکن نہیں ہوں گے۔میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے قائد ایوان جہانگیر بدر صاحب اس کا نوٹس لیں ، صوبائی حکومت سے رابطہ کریں ، ہمارے ہاں جتنے بھی ہمارے دوست پاکستان مسلم لیگ (ف) کے انہوں نے ڈی سی اوز صاحبان کو درخواستیں دی ہیں کہ آپ ہمیں بتائیں کہ وجوہات کیا ہیں کہ آپ نے ان پولنگ اسٹیشن کی تبدیلی کی سفارشات کی ہیں ، ہمیں اس کی کاپیاں دیں وہ ہمیں کاپیاں دینے تک کو تیار نہیں ہیں۔میں جہانگیر بدر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ برائے مہربانی صوبائی حکومت بالخصوص صوبائی حکومت سندھ سے رابطہ کریں اور یہ معلوم کروائیں کہ ریونیو آفیسرز اور ڈی سی اوز کے ماتحت پولنگ اسٹیشن کے لیے کیوں اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں جہاں پر بھی یہ کارروائی ہوئی ہے وہاں پر عام شہری اور public representatives جو درخواستیں دیتے ہیں کہ ہمیں ان نقول اور کاپیاں دی جائیں وہ نقول کیوں فراہم نہیں کی جا رہیں؟ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم اس کے خلاف ایک presentation چیف الیکشن کمشنر صاحب کو اور الیکشن کمیشن کو بھی دیں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایوان بھی اس بات کا نوٹس لے چونکہ General Elections میں دو یا تین مہینے باقی ہیں تو یہ بہت ضروری ہے کہ ایک ایسا ماحول بنایا جائے جس میں غیر جانبدار انتخابات ہوسکیں۔ اگر یہ اقدامات اس طریقے سے ہوئے تو ایک ایسا ماحول بن جائے گا جس میں شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ قائد ایوان جناب جہانگیر بدر صاحب جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ حکومت سندھ سے کم ازکم یہ معلوم تو کروائیں کہ کس بنیاد پر ایک وسیع پیمانے پر ایک ایک حلقے میں جہاں پر دو سو پولنگ اسٹیشن ہیں، چالیس چالیس پولنگ اسٹیشن تبدیل کردیئے گئے ہیں جو ہمارے ہاں پہلے تین جنرل انتخابات ہوئے تھے انہی انتخابات میں ان locations پر تھے اب اس وقت ان کو سیاسی بنیادوں پر تبدیل کرنا اس کی وجہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

This is a very serious matter. Cognizance should be taken by this House and we should create an environment in which confidence building measures are built up. If we are going to change polling stations on a large scale without there being any justification, you are creating doubts about the fair and transparent general elections.

Mr. Deputy Chairman: Leader of the House please take notice of Shah Sahib's grievances please.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): جناب چیئرمین! ٹھیک ہے جی I assure Mr. Chairman, to this House that notice will be taken پتا چلایا جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔ الیکشن کمیشن سے بھی پوچھتے ہیں۔ اس پر کوئی reforms بھی کی جارہی ہے غالباً پہلے جو دور پولنگ اسٹیشن بنائے جاتے تھے ان کو اب ووٹروں کی رہائش کے نزدیک لے جایا جارہا ہے۔ بہر حال اس کو دیکھ لیتے ہیں لیکن ایک statement میں یہاں دینا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ میں اس میٹنگ میں موجود تھا جو صدر پاکستان نے الیکشن کے سلسلے میں بلائی تھی اور اس میں تمام وزراء اور سب ممبران کو یہ کہا گیا کہ پاکستان میں الیکشن غیر جانبدار ہوں اور اس میں کوئی امکان نہیں ہے کہ الیکشن میں دھاندلی کی جائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اپنی تاریخ کو مسخ نہیں کرے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کوئی ایسا راستہ اختیار نہیں

کرے گی جو عوام کی خواہشات کے خلاف ہو۔ ہم اقتدار میں رہیں یا نہ رہیں، ہم اقتدار میں آئیں یا نہ آئیں ہمارے مشن کا اقتدار کے ساتھ کوئی تعلق ہے ہی نہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے اور آج میں on the record یہ بات کہتا ہوں کہ پاکستان میں انشاء اللہ انتخابات صاف شفاف اور غیر جانبدار ہوں گے اور جہاں پر بھی کوئی ایسی چیز ہمارے علم میں لائی گئی اس کا تدارک کیا جائے گا اور شاہ صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے. I assure him in the House that steps will be taken to check it up that what it is.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ شاہی سید صاحب! آپ بھی کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی۔

سینیٹر شاہی سید: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس وقت واقعی جو سندھ کی حالت ہے اور خاص کر الیکشن کے بارے میں، میں بتانا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ کا حکم ہے کہ خاص کر کراچی میں delimitation کی جائے۔ جب کہ نادرا نے حکم دیا ہوا ہے شناختی کارڈ مستقل پتے اور موجودہ پتے پر بنا سکتے ہیں تو ہمارے لاکھوں ووٹر خیبر پختونخوا، پنجاب اور بلوچستان میں shift ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ایک ناجائز ہوا ہے کہ ایک بندے کا ایڈریس بھی ایک ہی ہے بلدیہ ٹاؤن میں رہتا ہے اور پچھلے بیس سالوں سے اس کا مکمل ایک ہی پتا کراچی کا ہے، اس کا ووٹ بھی انہوں نے کورنگی کے ایریا میں پھینکا ہوا ہے جہاں پر نہ ہمارا candidate ہوگا نہ اس ووٹ کی اہمیت ہے لہٰذا وہاں پر pre-planning اور ایک تنظیم کے سائے کے نیچے یہ سب کام ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس اس کی CD موجود ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ الیکشن کمشنر سے بھی میری بات ہوئی ہے تو انہوں نے ہمیں یہ کہا ہے کہ چونکہ مردم شماری اب ہونی نہیں ہے تو الیکشن پرانی حلقہ بندیوں پر ہوں گے لیکن بالخصوص کراچی کے لیے چونکہ سپریم کورٹ کا حکم ہے تو حکومت سندھ بذریعہ ریونیو ہمیں مواد دے اور ہماری مدد کرے تو ہم کراچی میں حلقہ بندیاں shift کریں گے کیونکہ یہ سپریم کورٹ کا حکم ہے۔ لہٰذا سندھ حکومت کو تنبیہہ کی جائے کہ وہ ہمارے ساتھ لازمی تعاون کرے اور وہ حلقہ بندیاں جو لوگوں نے بڑھائی ہیں یا وہ ووٹر جن کو اپنے آبائی گاؤں میں بھیجا ہے وہ تو اپنی جائیدادیں فروخت کرکے کراچی میں ہی پکے بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا واپس جانے کا ارادہ نہیں ہے۔ لہٰذا ان کو ووٹ کا حق موجودہ پتے پر ہی دیا جائے۔ نادرا، الیکشن کمیشن اور سندھ حکومت کو تنبیہ چاہیے کہ ان لوگوں کے مسائل کو حل کریں۔ وہ ایک یا سو آدمی نہیں ہیں جن کے ہم فارم پر کریں وہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اس مسئلے کے لیے سنجیدگی سے کوشش کی جائے، اگر نہیں ہوگا تو کراچی میں الیکشن نہیں ہوں گے، خون خرابہ اور تباہی ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی صغریٰ امام صاحبہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you Mr. Chairman! I Just intend to take two points that the Honourable Senators have raised regarding election issues. Sir, in the previous proceedings of the Senate, if you recall sir, I had presented a Motion which was unanimously adopted by the House and with the kind support of Honourable Senators from both sides who spoke. The Motion was to consider the formation of a Special Committee on Election issues precisely to consider the kinds of concerns that Honourable Muzaffar Ali Shah Shaib and Shahi Syed Sahib have raised. As you know sir, the Chair gave a ruling and the Consultative Committee was constituted to which the Honourable Leader of the House, Leader of the Opposition, Minister for Law and myself were members. We had a meeting and we unanimously agreed to recommend that a special committee of the Senate on election issues should be constituted precisely to formulate/form Parliamentary body that would interact with the Election Commission of Pakistan. Sir, the Committee also unanimously agreed to authorize rather the Chairman Senate to notify the terms of reference and to notify the members of the committee and constitute the committee. I believe sir, that the issue is under consideration at the moment and the Chairman Senate, when I last met him, had assured me that the special committee would be constituted within a matter of days but because of death in his family, I believe that when he returned to the Office, this Committee will be formulated, because polling stations and delineation is the concern for all members who will be participating in the election process not only the Sindh but throughout Pakistan, equally electoral roles, constituency delimitations, all of these issues can be taken up then in that forum and the whole idea of having a special committee constituted was so that Parliament can have a mechanism of interacting with

the Election Commission of Pakistan, and so, I hope *Insh-a-Allah* that when the Chairman, Senate returns, the Committee will be duly constituted. I thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی طاہر مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman, my point of order is regarding the Conduct of Business in the House. Agenda is very clear and at serial No.3 is an adjournment Motion. Now this motion was agreed in the Advisory Committee and it was decided that two complete days would be spent on this most important and sensitive topic. This is a matter of the gravest concern to the whole nation and yet today we have already reached 7.30, are we going to sit up to 12.00 O'clock? Tomorrow is Friday…………………………………….(continued……………T12)

T12-06Sep2012 ER5/Rafaqat Waheed/Ed: Altaf Shaikh 7:40 pm

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: (Continued) This motion was agreed in the Advisory Committee and it was decided that two complete days would be spent on this most important and sensitive topic. This is a matter of gravest concern to the whole nation and yet today we have already reached 7:30. Are we going to sit up to 12'O clock? Tomorrow is Friday. Are we going to have two sittings so that those two promised days would be utilized. Not only that, on the floor of this House, the honourable Minister for Interior stood up and said he would be present for two days himself and the whole House is witness to it.

Now, what is happening that the matters have been dragged on and this motion is not being taken up. Am I to understand that the Government is hesitant to debate this important matter? What is the problem? Why cannot we go according to the Advisory Committee where parliamentary leaders of all the parties had decided unanimously that the

two topics would to be discussed. One has been discussed and the other one is still pending and we are coming up tomorrow when you are likely to prorogue or else give us a clear cut indication that the Senate will not be prorogued until this debate, which is the most important debate, is conducted and every member who wants to speak is given an ample opportunity to speak and then the Minister will reply to the questions raised in detail as promised. Thank you Mr. Chairman.

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشہدی صاحب! آج آپ کو پورا موقع ملے گا کہ آپ law and order پر بات کریں۔ آپ کے منسٹر صاحب بھی یہاں موجود ہیں، اس کے بعد Federal Minister بھی تشریف لارہے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ تھوڑا سا وقت کا خیال رکھیں، points of order اور اس طرح کی چیزوں پر وقت ضائع نہ کریں تو then we will come to the discussion on law and order. جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا بھی ایک point of order ہے۔ اصل میں چاروں صوبوں کے لیے دو issues اس وقت بہت important ہیں۔ مجھے نہیں پتا ہے کہ Finance سے کوئی لوگ گیلری میں بیٹھے ہیں یا نہیں، obviously Minister sahib تو نہیں ہیں، نا State Minister ہیں۔

میں Workers Welfare Fund کے بارے میں بات کروں گا۔ وہ علیحدہ بات ہے کہ 18ویں ترمیم کے بعد وہ devolve ہوچکا ہے اور صوبوں کے پاس جانا چاہیے۔ وہ علیحدہ بات ہے کہ وفاقی حکومت پچھلے کئی سالوں میں تقریباً 70 ارب روپے کھاچکی ہے اور اس کے پاس صوبوں کو دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ اس کے باوجود جو یہ چھوٹے چھوٹے amounts چاروں صوبوں کو دے رہے ہیں جس سے وہاں workers کی welfare کے کام ہوسکتے ہیں، مثلاً بیماری یا شادی، اس طرح کے جو چھوٹے چھوٹے خرچے ہیں، ان کی مد میں بھی پیسے نہیں جارہے۔ یعنی آپ FBR کے ذریعے Workers Welfare Fund, tax returns کے ساتھ collect کررہے ہیں۔ وہ subject صوبوں کو devolve ہوچکا ہے اور پیسے صوبوں میں جانے ہیں۔ چلیں اس کی بات بعد میں کریں گے، خدا کے لیے، وہاں جو ہزاروں اور لاکھوں غریب ترین لوگ ہیں، جو entitled ہیں، ان کو پیسے جائیں گے تو ان کو ملیں گے۔ ایک تو Finance سے متعلق یہ issue ہے۔

دوسری چیز، اس حکومت کی IMF کے ساتھ یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہر صوبے کی چھ ہفتے کی ways and means limit یعنی over–draft limit ہوگی۔ ان کے اخراجات چھ ہفتے کے اخراجات کے برابر ہوں گے۔ اب ظاہر ہے چھ ہفتے کے اخراجات static تو ہوں گے نہیں، ہر سال salaries بڑھتی ہیں، اخراجات بڑھتے ہیں تو وہ automatically review ہوتے ہیں۔ کئی مرتبہ یہ بات کمیٹی میں بھی ہوچکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Finance کو یہ دونوں issues فوری طور پر حل کرنے چاہییں۔ یہ کسی ایک صوبے کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ چاروں صوبوں کا مسئلہ ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ یا تو کل Finance Minister sahib یہاں آکر categorically بتائیں کہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ How are they going to deal with the poorest of the poor? ورکرز ویلفیئر فنڈ جو پیسے نہیں دے رہے، اس کو کیسے بھیجیں گے؟ میں 70 ارب کے پچھلے stock کی بات نہیں کررہا۔ دوسرا طریقہ، ways and means limit دس منٹ کا کام ہے۔ اسٹیٹ بینک کا نمائندہ آجائے اور وزیرِ خزانہ یا سیکرٹری خزانہ بیٹھ جائیں، اس کی calculation ہوجائے گی۔ بجٹ سب کے سامنے ہے، خرچے سب کے سامنے ہیں۔ جو پچھلی limits ہوئی ہیں، increase in salaries and allowances and other expenses ان کو revise کرنا ہے۔

جناب! یہ زیادتی اور non seriousness ہے۔ اب آپ ruling دے دیں کہ Finance Minister کل آکر اس کا ادھر جواب دیں۔ چونکہ کل prorogue کرنا ہے-----

Mr. Deputy Chairman: Dar sahib, I think the honourable Leader of the House has taken notice of it. He is listening to you.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! دیکھیں، اس کے دو طریقے ہیں۔ یا تو یہاں آکر اس مسئلے کا حل بتادیں کہ جی میں دو دن میں، تین دن میں یا ایک ہفتے میں کرلوں گا یا اگر آپ نے کل اجلاس prorogue کرنا ہے اور available نہیں ہیں تو پھر آپ ابھی ruling دے دیں اور honourable Leader of the House اور مجھے ڈال دیں، کوئی اور دو چار بندوں کو ڈال دیں کہ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالیں۔ یہ ایک national issue ہے، میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے یا کسی ایک صوبے کا مسئلہ نہیں۔ میں تو assist کررہا ہوں کہ ان دونوں issues کو حل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس وقت غریب worker suffer کررہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں جانتا ہوں۔ ڈار صاحب! براہ مہربانی آپ اور Leader of the House مل کر کوئی فارمولا طے کرلیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نہیں جناب! فارمولے کی بات ہی نہیں ہے۔ فارمولا بھی ادھر موجود ہے۔ صرف implementation کا مسئلہ ہے۔ ان کو وقت ہی نہیں مل رہا واشنگٹن کے چکر لگانے اور یاترا کرنے سے۔ سیکرٹری صاحب کے پاس بھی time نہیں ہے۔ اس طرح تو issues حل نہیں ہوں گے۔ In the national interest, we are prepared to sit and solve these issues.

جناب ڈپٹی چیئرمین: بالکل، لیڈر آف دی ہاؤس، آپ خود، سیکرٹری فنانس اور تمام concerned لوگوں کو بلا کر ان سے بات کرلیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: چیئرمین صاحب! آپ ایک ہفتہ دیں۔ We should come back and report to you کہ یہ معاملہ حل ہو گیا ہے۔ یعنی اس طرح تو صوبوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے اور یہ کسی کا ذاتی معاملہ نہیں ہے، یہ overdraft ہے، کسی کے باپ کے پیسے نہیں ہیں۔ I mean it is a salary bill. It is the six week's expenses. طے ہوا ہے، IMF کی condition انہوں نے مانی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے اگر مانی ہے تو بھئی آپ نے 20% salaries increase کیے ہیں، اس کے لیے let us sit and calculate and tell all the four provinces کہ جی آپ کی revised limit یہ ہے۔ بس یہی کچھ ہے۔ اس کے اندر انہوں نے کام کرنا ہے۔

جناب! چونکہ آپ نے اجلاس prorogue کرنا ہے، اگر آپ House میں ruling دے دیں تو ہم اس issue کو بیٹھ کر discuss کرلیں گے لیکن جب تک direction نہیں ہوگی تو وہ اس کو casual لیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قائدِ ایوان اور قائدِ حزب اختلاف جب آپس میں بیٹھیں گے تو direction خود بخود نکل آئے گی۔ کلثوم صاحبہ! آپ کا کوئی important point of order ہے؟ جی ٹھیک ہے۔ براہ مہربانی وقت کا ذرا خیال رکھیں۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب! معذرت کے ساتھ میں وقت کا کیا خیال رکھوں، وقت خود تیزی سے گزر رہا ہے اور مجھے آپ وقت کا خیال رکھنے کی ہدایت کررہے ہیں۔

جناب! یہاں ایجنڈا نمبر 3 پر طے پایا تھا کہ بلوچستان اور کراچی کے مسئلے پر debate ہوگی۔ ہمیں آپ کی طرف سے بھی، ایڈوائزری کمیٹی میں بھی اور قائدِ حزبِ اختلاف نے بھی یہ کہا تھا کہ بلوچستان کے issue پر بات کرنے کے لیے آپ تین گھنٹے نہیں، بھلے تین دن لیں۔ جناب! اگر اتنی non-seriousness ہے کہ ہم ایک انتہائی اہم issue کے بارے میں اس طرح کا رویہ اختیار کررہے ہیں۔ بلوچستان خون سے نہایا ہوا ہے اور ہمارے پاس اس کے بارے میں بات کرنے کے لیے time ہی نہیں ہے۔ ہمیشہ rules suspend ہوتے رہے ہیں اور بلوچستان پر بحث ہوتی رہی ہے۔آپ کے وزیرِ داخلہ یہاں موجود نہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ قومی اسمبلی بہت important ہے لیکن وہ سینیٹر ہیں، ان کو یہاں ہونا چاہیے تھا۔ ہم سے یہ وعدہ بھی کیا گیا تھا کہ دو دن پہلے ان کا شاید کوئی lecture تھا، وہ دو دن یہاں بیٹھیں گے اور ہماری بات سنیں گے۔ اب کیا وقت ہے؟ آٹھ بج چکے ہیں اور وقت ختم ہوگیا ہے جبکہ کل جمعہ ہے، ٹوٹل ایک گھنٹہ اور اس معاملے پر کوئی بحث مباحثہ نہیں ہوگا، اس پر کوئی بات نہیں ہوسکے گی۔ اگر کوئی مجھ سے کہے کہ آپ دس منٹ میں بلوچستان کے معاملے پر بات کرو تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بلوچستان کے سلسلے میں بھی ایک ناانصافی ہوگی۔

آخر میں یہ کہہ کر میں protest کرتے ہوئے جارہی ہوں کہ، مٹی پاؤ ساری چیزوں پر، یہ سب چیزیں کہانی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بنگش صاحب۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب! میرا بھی یہی concern ہے۔ دیکھیں، بلوچستان کے ساتھ ساتھ کراچی کا issue ہے، گلگت بلتستان ہے، پختونخوا ہے، tribal area ہے، سب law and order کا مسئلہ ہے۔آپ مہربانی کرکے اجلاس کو prorogue نہ کریں۔ اس کو Monday اور Tuesday تک لے کر جائیں یا next week تک لے جائیں کیونکہ یہ مسئلہ بہت serious ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب! ابھی وقت آپ خود لے رہے ہو۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب! بات یہ ہے کہ اس issue پر debate کے لیے پورے دو دن چاہییں۔ آپ کے پاس دو دن کہاں ہیں؟ جو وقت گزر چکا ہے، وہ تو واپس نہیں آسکتا۔ آپ نے وعدہ کیا کہ اس کے لیے دو دن رکھیں گے۔ ماشاءاللہ، ہمارے

Interior Minister sahib تشریف بھی لائے، اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے لیکن بات یہ ہے کہ پورے دو دن آپ کے پاس کہاں ہیں؟ کل بھی آدھا دن ہے جبکہ آج کا دن تو گزر چکا ہے۔ دو دن کا وعدہ کیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دیکھیں، بات یہ ہے کہ یہاں آپ خود points of order پر، سوالوں پر وقت صرف کرتے ہیں۔ تین supplementary questions allowed ہیں جبکہ آپ آٹھ آٹھ سوال کرتے ہیں۔ ہم تو آپ کو allow کرتے ہیں لیکن آپ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا۔ I am not talking of you only لیکن اگر آپ وقت کا خود خیال رکھ لیں تو سب چیزیں ٹھیک ہو سکتی ہیں۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب! جتنے اراکین ہیں، سب کے سوالات بھی ہوں گے اور دوسری چیزیں بھی لیکن بات یہ ہے کہ جو چیز آپ کے ایجنڈے پر ہے، ایجنڈا نمبر 3 پر موجود ہے، اس پر آپ کو زیادہ time دینا چاہیے اور وعدہ کیا گیا تھا کہ دو دن پورے دیے جائیں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Item No.4, Hamza sahib, move your Calling Attention Notice, please.

(اس موقع پر کچھ اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے اور شدید احتجاج کیا)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ڈار صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

(جاری------T13)

T13−06Sept2012 ER/4/Bhatti/ED: Altaf Sh. 7:50 p.m.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ آپ نے چونکہ item No. 4 کہہ دیا ہے تو you are skipping item No. 3, I think you probably intended to say item No. 3.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں آپ بات نہیں سمجھے۔ میں نے پہلے جو بات کی تھی کہ item No. 3 آئے گا۔ اب چونکہ وفاقی وزیر صاحب آگئے ہیں، وزیر مملکت صاحب نے کہا تھا کہ مجھے ضروری کام ہے، اس لیے پہلے اس Calling Attention Notice کو لے لیں، اس کے بعد چونکہ اِس پر debate بہت لمبی چلی جائے گی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! اس طرح نہیں ہے۔ آپ میری گزارش سن لیں، item No. 4 کل بھی آجائے گا۔ آپ item No. 3 پر آئیں اور اس پر debate شروع کروائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ڈار صاحب! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چونکہ وزیر مملکت نے یہ کہا تھا اور میں نے ایوان سے consent لینے کے بعد یہ item لیا شاید آپ نے یہ بات سنی ہو۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ item No. 3 کو right away لے لیں تو we will take it. جی وزیرِ داخلہ۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں سمجھتا ہوں کہ اس سے confusion ہو گا، وزیر داخلہ صاحب نے کل wind up کرنا ہے۔ آپ تقریریں کروائیں۔ جناب مشہدی صاحب اور کلثوم بہن نے کہا ہے کہ اب آٹھ بج چکے ہیں۔ ہم نے کہا تھا کہ we will allocate two days, یہی طے ہوا تھا اور دوسرے دن کے اختتام پر then Minister for Interior will conclude it. اب اس وقت آٹھ بجے ہیں، آپ فیصلہ کریں اور that is the view point of both the honourable Senators Mashhadi *Sahib* and Kalsoom *Sahiba* and I support them کہ ابھی ہمارے پاس وقت نہیں ہے، کل جمعے کا دن ہے تو یا آپ کہہ دیں کہ اجلاس کل prorogue نہیں کریں گے، ہم اسے Monday پر لے جائیں گے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر delegation نے باہر جانا ہے تو delegation چلا جائے، آپ ادھر ہیں، I hope you are not going with the Chairman Senate to Cuba. آپ اجلاس کو چلنے دیں اور وزیرِ داخلہ سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ میری بات سن لیں، آپ ایک فیصلہ خود کرتے ہیں، Advisory Committee میں خود فیصلہ کرتے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! آپ فیصلے پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک (وفاقی وزیر برائے داخلہ): شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے افسوس ہے کہ میں کچھ دیر کے لیے absent تھا لیکن میں نے چیئرمین صاحب اور سیکرٹری صاحب کو بتایا تھا کہ defence کا ایک function تھا جس میں تمام Armed Forces senior لوگ اکھٹے تھے، where I was supposed to be present. میری عرض ہو گی کہ آپ دو دن رکھیں، تین دن رکھیں، I have no problem. کیونکہ یہ important subject ہے۔ Mr. Chairman! my request would be کہ اگر یہ آگے لے جائیں تو بہت اچھا ہو گا کیونکہ if you recall جب میں نے یہاں پہلی briefing دی تھی تو میں نے ایک submission کی تھی کہ میرے پاس کچھ ایسے documents ہیں جن کو میں اس وقت public نہیں کر سکتا، اگر مجھے in camera موقع دے دیں، میں نے آج وزیراعظم صاحب کو بھی لکھا ہے کہ مجھے in camera briefing کا both in National Assembly and in Senate موقع دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر پوری پاکستانی عوام ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ شیعہ اور سنی کا ایک massacre ہو رہا ہے، ملک میں ایک situation create کی جا رہی ہے، میرا خیال ہے کہ ہمارے پاکستان کے representatives جو یہاں سب کو represent کرتے ہیں، سب کو حق ہے کہ وہ جانیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ کون ہمارا دشمن ہے؟

جناب چیئرمین! چھ ستمبر کے حوالے سے میری ایک درخواست ہو گی کہ یہ وہ دن ہے جس میں میرے بہت سے بھائیوں نے جانیں دی، شہادتیں ہوئیں اور ان کی وجہ سے ہم آج سینیٹ میں خوش و خرم بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جانوں کا نذرانہ دے کر، شہادتیں دے کر اس ملک کو بچایا تو میری درخواست ہو گی کہ جہاں ہم یہاں لڑائی جھگڑا کر رہے ہیں suspend the whole thing today, please let's pay tribute and homage to my heroes. میری اپوزیشن کی تمام پارٹیوں سے درخواست ہو گی کہ آئیں، بیٹھیں، let's give them best of us ہم دعا تو کر سکتے ہیں، ایک resolution تو منظور کر سکتے ہیں، ان کی قربانیوں کو یاد تو کر سکتے ہیں۔ اسی ناطے سے میری اے این پی کے دوستوں سے، PML(N) کے دوستوں سے، JUI کے دوستوں سے اور یہاں جتنی بھی پارٹیاں ہیں، آج normal business کو suspend کریں اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے please give some few minutes. This will send a very good message to all those families, whose dear and near ones gave life only for us, for Pakistan. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا عبدالغفور حیدری صاحب! آپ دعا کرائیں۔

(اس موقع پر 1965 کی جنگ کے شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی مشہدی صاحب! آپ کا item No. 3 ہے۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you, under Rule 88 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, I move that

> "the House may discuss the law and order situation in the country with particular reference to the target killings and sectarian violence in Balochistan, Karachi and Gilgit-Baltistan".

Mr. Deputy Chairman: You want to continue?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes Sir.

Mr. Deputy Chairman: Go ahead.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you. Mr. Chairman! On this wall behind me, sooner you come out of the lifts, if you look at this wall, you will see the speech of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah the founder of Pakistan which he made on the 11th August 1947 and in that speech envisages what Pakistan will be the provinces that he made to the people which would constitute the state of Pakistan. I quote;

> "you are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in the state of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with the business of the state"

and then little further down he says;

“we are starting in the days when there is no discrimination, no distinction between one community or another. We are starting with the fundamental principle that we are all citizens and equal citizens of one state”.

Sir, this is the Quaid–e–Azam, this is the founder of Pakistan and this is the promise that he made to the people of Pakistan. Then we come to the Constitution of Pakistan. I refer you to Article 4;

Article 4 “It is the right of every citizen of Pakistan to enjoy the protection of law and be treated in accordance with the law which is the inalienable right of every citizen”.

Then Article 9 “No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with the law”.

Article 20 Subject to law, public order and morality;

“every citizen shall have the right to profess, practice and propagate his religion”.

Article 31 “Step shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam”.

The basic human rights are enshrined in the U.N Charter of Human Rights. The U.N Commission on Human Rights, the Security Council and the so called liberal and democratic world should take note of what is happening in Pakistan because obviously the government of Pakistan has taken no note. Genocide, sectarian, cleansing is taking place, but before I come on to that specific unfortunate happening in Pakistan, first of all let’s take a brief look at the scenario prevailing in Pakistan.

(continue ……T14)

Mashhadi Sahib contd…………..

First of all we will have a brief look at the scenario prevailing in Pakistan. The brave people of Khyber Pakhtunkhwa are facing bomb attacks, suicide bombing, killings, target killings, murders, kidnappings every single day. FATA is rent with strife. Punjab, you cannot move out in the dark. That has got lawlessness at its height. People are killing their villagers in the streets. Kidnappings are rampant. Crimes against women and under age young little girls and boys is on the increase. Crimes against women are taking place every minute of the day.

In Interior Sindh the very patriotic Hindu communities are being kidnapped. They are being harassed and life is being made absolutely miserable. They are being robbed, they are being degraded, disgraced at random. What is the State doing? Nothing, what is the state doing in the whole of Pakistan, nothing. Then I come to the worst situation possible that of ethnic cleansing which is going on in Balochistan. What is the state doing? Nothing. This is a complete failure of Inter Services Intelligence. There is a complete failure of military intelligence. There is a complete failure of the Intelligence Bureau, the Special Brach, the CID, the Police, Rangers, Scouts, Frontier Corps, Frontier Constabulary and all high sounding law enforcing agencies that you can place you will find all over Pakistan.

This parliament sanctions billions and billions and billions of rupees to these agencies. Are they utilizing that money to provide any form of protection to any of the people, any of the great nationalities which constitute this great land of ours. Are they providing any type of protection to any religion, great religions that live in this great length

and breadth of this great land of ours. Are they providing any type of protection to the citizens, whole are the rightful owner of this nation. The primary duty of any government is to give the protection of life, honour, dignity and property of its cicizens. The Government of Pakistan today has completely failed, is failing and I am sorry to say it is going to continue to fail until something drastic is done and until this Upper House of Parliament takes it in its own hand to ensure that something is done to save this great nation of ours and to save the great people of this land. When a body falls in Peshawar, the whole of Pakistan weeps, that pakhtun brother is a Pakistani. When a body falls of at Hazara in Quetta the whole of Pakistan weeps. He is a Pakistani. When if falls at Gilgiti or at Baltistani then the whole of Pakistan weeps. Sir, there is no end to it. There is no political will whatsoever. No political will is being manifested, no proper organized action is being taken.

Let me just come to certain facts which I would like to place before this House. So, that the nation, for once, comes to know the truth. The Shia community is being murdered, massacred and sectarian cleansing is going on under the eyes of successive governments. I do not believe in this government alone, successive governments both military and civilian, right from 1979 when the curse of sectarianism was given to this nation by General Zialul Haq. From that day till today there are over one thousand shias killed almost every year. It does not go noticed. It is not highlighted. Even a shia community does not highlight it because they want to live in peace and harmony with their brothers. They do not want to call any sort of strife. They do not want to cause reaction in other areas and even our press suppresses it because they also have the consideration that they do not want to fall into the trap of these enemies of Pakistan who want to create this shia−sunni divide and a war between them. Just this year alone, Mr. Chairman!

In January 58 shias were killed, in February 73, in March 30 were killed, in April 83 Shias were killed, in May 28, in June 23, July 34 and in August 25 and in September already over 20. These are reported figures. These are figures available on the internet. These are figures which the library of congresses got it and the few research centres in Oxford University is showing. Then there are attacks on the sufi shrines, Data Darbar was attacked, Pakpatan Sharif was attacked, Abdullah Shah Ghazi mazar was attacked and there are other five attacks in 2010 alone killing 64 people.

From 2005 to 2009 nine attacks and 81 people were killed in various shrines of Pakistan. Since the year 2000 over 2000 members of the Hazara tribes in Balochistan have been killed. Hundreds of shias have been killed such as in 2002, 12 shia Hazara were killed. In 2003 main shia mosque in Quetta was attacked killing 53 *namazis.* In March 2, 2004 42 shias were killed more than hundred wounded. In December, 29, 2009 40 shias were killed in suicide bombing in Karachi. 2012 to date killing of doctors, intellectuals, prominent citizens even today this happens with all shias. On 1st September, 2010 in Lahore 35 shias were killed and 160 injured during attacks on the procession. On 3rd September, 2010 56 were killed in Quetta in a procession, 16 December, 2010 16 were killed including women and children in Hungu. The same day one child was killed and 28 wounded in Peshawar. On February, 2012 Kohistan, shia massacred, 19 people were killed, they were taken down from the busses and shot after checking their identity. On 16th August, 2012 four busses going to Gilgit Babusar, Mansehra district, 25 people were killed after they were pulled down from the busses and this story goes on and on and on. I have just given you certain figures just to show that what is the actual state.

When all this has gone on, not one single terrorist has been awarded any punishment by any court in Pakistan. Our independent judiciary has given independence to

the murderers, to the human fiends, to the monsters who perpetuate such murders and such massacres and not one of them is taken to task by any court in Pakistan. Some law enforcing agencies, some of the personnel are hard working, very brave. Some of them give their lives and embrace *shahadat* and they capture these people. These people admit that they have done it. They admit in court that they have done it and yet our independent judiciary which is so quick to take action against somebody making a gesture or even a Prime Minister who has the decency to appear in the court himself. They are very quick to take decisions and they are very very quick to give statements .

Contd……….

T15–06SEP2012 FAZAL/Javaid 8:10 UR7

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi Conted….. They are very quick to take decisions and they are very quick to give statements. Mr. Chairman, judges don't speak, judgments speak. Our judges have only spoken. They have given no judgment to speak. So, by giving no judgment they have spoken that every terrorist is permitted to do whatever he feels like. Every terrorist is permitted to kill the people of Pakistan at will and nothing will be done. Sir, this tragic saga was started by General Zia–ul–Haq, to materialize desire to use Islam to perpetuate his rule. The establishment of militant organizations unfortunately, our prime intelligence agencies were also involved at that time because the President of Pakistan desired it so at that time. They created these monsters. They trained the *Jihadis*. The USA funded them. Saudi Arabia funded them. The Gulf States funded them at the behest of Pakistan Government and the intelligence Agencies. They were creating *Jihadis* to fight the Russians, the Russians got defeated. The Americans left Afghanistan. Now what happened was, those thousands of well trained *jihadis* were out of work, out of job and they had no way to go. So, they entered into

Pakistan and they started this devastation, murder and destruction in Pakistan, creating complete chaos. A proxy war also was going on in the Middle East, Iran, Saudi Arabia and Gulf States against each other. They started funding these people and utilized those monsters created by the agencies themselves. Now we find ourselves in this terrible state. Quaid-e-tehreek, Altaf Hussain Bhai of MQM is the only leader to show bravery, vision and he has been the first leader in Pakistan to speak out against such killings. It has had its effect. He then called all the Ulmai-e-din of Pakistan belonging to all religious sects to gather under auspicious leadership of MQM in Karachi. The Ulmai-e-din of every sect of Pakistan agreed fully with the appeal of Quaid-e-tehreek Altaf Hussain Bhai who asks for only one thing and one thing alone, that everybody has a right to live in Pakistan with peace and dignity. Let's all unite. let's all become brothers once again. Let us build the broken bridges. Let us unite together and force these barbaric elements to one side and let's all take action to ensure that this type of killings stops. The Ulmai-e-din heard the call of Mr. Altaf Hussain and they issued a *fatwa*. they also said that if anybody calls another Muslim kafir is himself a kafir. This is the requirement of the time. Let all the religious scholars of Pakistan, let all the political leaders of Pakistan, let all the NGOs of Pakistan, let all the social society of Pakistan, let all the people, the brothers of Pakistan who have been living for centuries together get united. We have inter-marriages together, we eat, live and love each other tremendously. There is no such thing like sectarian strife. These enemies of Pakistan are trying their best, there is conspiracy to pit brother against brother. We must break the stranglehold of this anti state traitors who are trying to destroy the harmony, the peaceful sectarian harmony in Pakistan and this we can do with the directions given by Mr. Altaf Hussain and other people of goodwill. There are people of goodwill in this country, there are people of goodwill in every political party. They must

come forward and we must bring this to an end. The Government has finally woken up and yesterday the Cabinet passed/approved the new Anti Terrorism Amendment Bill, 2012. This augurs well for the nation. Powers will be given to the Law Enforcing Agencies and powers will given to the courts. Let's hope that this genocide of a particular sect in Pakistan at the movement and the overall Law and order situation, the overall killing of all Pakistanis, whenever any Pakistani is killed.......

Senator Hamza: Sir, point of order.

(interruption)

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, when the floor is given to somebody and somebody is speaking nobody is permitted to speak. The rules are very clear on this and they may be quoted. Point of order can not come when somebody is speaking.

جناب ڈپٹی چیئرمین: حمزہ صاحب! آپ اپنی تقریر میں اس کا جواب دیں۔ Point of order کی صورت میں آپ اس کو interrupt نہیں کرسکتے۔ ایسا کوئی rule or procedure نہیں ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: اگر ان کو پاکستان کی عوام کا فکر نہیں ہے، کیونکہ پنجاب میں سب سے زیادہ sectarianism کو support کیا جا رہا ہے۔ پنجاب میں جو banned organizations ہیں وہ کھلی گھوم رہی ہیں۔ پنجاب میں جو power میں ہیں وہ ان کو دعوتوں میں بلاتے ہیں، اس لیے ان کو ذرا hurt ہو رہا ہے کہ میں سچ بول رہا ہوں کیونکہ سچ بولنے دو، سچ بولیں گے تو جا کر پاکستان کی عوام کی جانوں کی حفاظت ہو گی۔ اگر ہم سچ ہی نہیں بولیں گے اور ہم صرف سیاسی باتیں کرتے رہیں گے اور ہم اپنی سیاست کو چمکاتے رہیں گے تو یہ killings کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ یہ خود کہہ رہے ہیں کہ آدھا گھنٹہ مجھے allowed ہے۔ آدھا گھنٹہ تو میں ابھی تک بولا نہیں ہوں تو کونسا point of order آگیا ہے۔ کس وجہ سے آیا ہے، کیا نیت تھی یہ point of disturbance کرنے کی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنی تقریر کو جاری رکھیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman,

اس Anti Terrorism Bill میں جو سب سے اچھی بات آئی ہے

that is that not only the terrorists and the murderers, not only they but those who are financing them, financers will also be punished. The money coming in from abroad will be traced and stopped. So, this augurs well that at least the Government is taking the right step but the law enforcing agencies need to be improved. They need to be better trained, better equipped and better paid. The intelligence gathering which is the most important thing of all, needs to be improved. The performance of the intelligence agencies so far has been dismal. They must prove their worth. They spend billions and billions of rupees of the national exchequer. They must put that money to good use and protect the lives, honour and the property of the citizens of Pakistan by giving early warning. All political parties must unite to fight against this lawlessness in the whole country and especially the sectarianism which is coming. All religious scholars and prayer leaders must in their own spheres use their influence.

جیسا کہ الطاف بھائی کہتے ہیں کہ کسی کے مذہب کو نہ چھیڑو اپنے مذہب کو نہ چھوڑو۔

Let's have tolerance. Let's learn to live and let live. For thousands and thousand hundred years we have been living in complete brotherhood.

(آگے ٹی 16 پر جاری ہے)

T16-06SEP2012 FAHEEM/ ED Abdur Rauf 8:20 P.M. ER12

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: (Contd.....) let us continue and let us make this Pakistan the Pakistan that Quaid-e-Azam envisaged. Quaid-e-Azam

said that this nation will be democratic, liberal and modern. Let us make this state as envisaged and promised by the Quaid-e-Azam. Let all of us make an effort whatever our little influence is. Let us preach brotherhood.

ہمیں پاکستان میں محبت چاہیے، بھائی چارہ چاہیے۔ پیار و محبت سے ہی پاکستان بنے گا، پیار و محبت سے ہی پاکستان flourish کرے گا اور پیار و محبت سے ہی پاکستان ترقی کرے گا۔ پیار و محبت ہو گی تو یہ terrorists and monsters کو شکست ہو گی because those monsters are created by the Government and the agencies once upon a time in the time of the Afghan Jihad. It is a truth of history that anybody who creates a monster that monster invariably turns on him اور آج وہی monsters ہمارے اوپر turn ہو گئے ہیں اور completely ان کے control میں ہیں جنہوں نے ان کو create کیا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ ان کو destroy کیا جائے اور پاکستان کے عوام کی جان اور امن و امان کی حالت کو بہتر کیا جائے۔ جتنی بھی قومیں پاکستان میں رہتی ہیں یہ بہت خوبصورت قومیں ہیں۔ یہ ایک گلدستہ ہے and that is the beauty of Pakistan, that is the united Pakistan that we all want. لہٰذا ہم سارے مل کر آج یہ ایوان کوشش کرے کہ کسی نہ کسی طرح بلوچستان کی situation پر پوری توجہ دی جائے۔ ادھر جو missing persons کا معاملہ ہے اس کو ختم کیا جائے، ادھر جو ہزارہ کے لوگوں کا قتل ہے اس کو ختم کیا جائے، ادھر جو دوسرے political اور دیگر unrests ہیں ان کو ختم کیا جائے instead of lip service, we should do it. The whole nation needs to be united to support the people of Khyber Pakhtun Khwa to face the terrorist attacks. In interior Sindh and in the Punjab the Christian and Hindu community needs to be protected more but most of all اگر ایک انسان کا قتل کیا جاتا ہے تو وہ کائنات کا قتل ہے اور اگر یہ message آجائے اور یہ پتا لگ جائے کہ جو کرنے والا ہے وہ قاتل ہے اور اس کو قاتل کی طرح treat کیا جائے پھر جا کر ہم سمجھیں گے یہ حالات ٹھیک ہو گئے ہیں اور وہ جو لاش گری ہوتی ہے ہر انسان یہ سمجھ لے کہ وہ میرے بھائی کی لاش ہے، میرے بیٹے کی لاش ہے، میری بیٹی کی لاش ہے تو پھر جا کر پاکستان میں کچھ نہ کچھ بہتری ہو سکتی ہے ورنہ آج جو حالت ہے اگر اس کو نہیں روکا گیا تو بڑے برے نتائج سامنے آئیں گے۔ لوگ ہمارے ملک کے

ساتھ کھیل رہے ہیں- اندرونی اور بیرونی طاقتیں پاکستان کے ساتھ کھیل رہی ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ہم ان کے ہاتھوں میں کھلونے نہ بنیں- شکریہ جناب چیئرمین-

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ- جی حمزہ صاحب-

سینیٹر حمزہ: جناب چیئرمین! میں نے یہ تحریک التواء کہ کوئٹہ میں ہزارہ قبیلے کے لوگوں کو جب قتل کیا گیا ہے-----

(Followed by T17)

T17-06SEP2012 UR2 SAIFI TIME 0820

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، جی حمزہ صاحب-

سینیٹر حمزہ: شکریہ جناب چیئرمین! میں نے یہ تحریک التوا کوئٹہ میں ہزارہ قبیلہ کے لوگوں کے قتل کے بارے میں دی تھی- حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے حالات اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ وہاں کی حکومت قطعی طور پر کنٹرول کرنے میں ناکام ہوئی ہے بلکہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ حکومت وہاں پر موجود نہیں ہے- پچھلے دنوں اخبار میں یہ خبر آئی کہ ڈیرہ بگٹی میں سترہ سو ملازمین ہیں چیف سیکرٹری وہاں تشریف لے گئے تو پتا چلا کہ ان میں سے تقریباً سات سو افراد ہیں اور ایک ہزار افراد حاضر ہی نہیں ہیں- یہاں تک کہ ڈی سی او بھی ہیڈکوارٹر پر کام نہیں کرتا- جہاں ملکی حالات اور صوبے کے حالات اس قدر خراب ہوں وہاں کی حکومت اتنی کامیاب حکومت ہو کہ جتنے ممبران ہیں ان میں سے ایک کے علاوہ سارے وزیر ہیں، یہ حکومت چلانے کا طریقہ ہے؟ اس سے بڑی عوام کے ساتھ زیادتی کیا ہوسکتی ہے کہ قانون کا مذاق اڑایا جاتا ہے- اربوں روپے کے فنڈ جو ممبران کو دیئے جاتے ہیں یا پاکستانی قوم نے ان کو جتنے بھی فنڈز دیئے ہیں وہ عوام پر خرچ ہونے کی بجائے سارے کے سارے ضائع ہوتے ہیں- کیفیت یہ ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان نے خصوصی طور پر بلوچستان کے حالات پر توجہ دی اور ''ڈان'' اخبار کی چھ تاریخ کی سرخی ہے Pakistan's image tarnish by the sectarianism یہ چیف جسٹس کہتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ اسی اخبار میں یہ لکھا ہے کہ جب یہ کہا گیا کہ کوئٹہ میں بیرونی کاریں سمگل ہوتی ہیں ان کو پکڑا نہیں جاتا، وہاں کے جنرل خٹک نے کہا کہ جب ان کے خلاف کارروائی کرنا شروع کرتے ہیں، we started taking action against illegal cars but we received a letter from the Prime Minister House that we can not use anti smuggling powers, Gen Khattak said. یہ جو حالت ہے کہ حکومت کی سرپرستی میں یہ سب کام ہوں تو

پھر انصاف کہاں سے ملے گا؟ قانون کہاں چلے گا؟ یہ جو فرماتے ہیں کہ سپریم کورٹ بے کار ہے، سپریم کورٹ بے کار نہیں ہے۔ نیچے کوئی انتظامیہ موجود ہو جو تحقیقات کرے، مقدمات سپریم کورٹ کے سامنے جائیں تو وہ فیصلہ کرے گی۔ اگر نیچے انتظامیہ موجود ہی نہیں ہے تو اس کا نتیجہ وہی ہو گا جو آج وہاں ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنی قومی دولت ہے، جتنی حکومت کے پاس جاتی ہے ساری کی ساری وہاں کی حکومت، ایم پی اے حضرات ہی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ میں یہ صاف کہتا ہوں، اس میں کوئی شک نہیں وہ کہتے ہیں ہم نے republican army بنائی ہوئی ہے، ساری قوم کو اکٹھا کرنے کے لیے۔ سب سے پہلے حکومت کو اپنے کردار کو بہتر بنانا ہو گا، خدمت کرنی ہو گی، اگر حکومت قوم کی خدمت کرے گی تو قوم ساتھ دے گی۔ فوج سے یا سیکورٹی فورسز سے آپ ان کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ کنٹرول کرنے کا طریقہ ہے کہ ہم لوگوں کی خدمت کریں، لوگوں کے مسائل میں دلچسپی لیں اور ان کے کردار سے یہ پتا چلے کہ واقعی یہ قوم کی خدمت کرتے ہیں لیکن یہ حالت وہاں پر موجود نہیں ہے۔

جناب والا! اب کراچی کے جو حالات ہیں۔ کراچی کی کیفیت یہ ہے کہ وہاں پر تین بڑی پارٹیاں ہیں، اے این پی، ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی لیکن میں آج بھی یہ اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں، یہ تینوں پارٹیاں مل کر یہ فیصلہ کر دیں کہ وہاں پر ٹارگٹ کلنگ نہیں ہو گی، وہاں sectarianism نہیں ہو گا، کراچی کے حالات ایک دن میں ٹھیک ہو سکتے ہیں لیکن یہاں حالات یہ ہیں کہ پولیس یا انتظامیہ عوام کی خدمت گزار نہیں بلکہ وہ ان پارٹیوں کے کہنے پر، ان کے اشاروں پر ناچتی ہے۔ جناب چیئرمین! آپ اندازہ لگائیے کہ دو تین دن پہلے ایک ڈی ایس پی نے سپریم کورٹ میں اپنے بعض افسران کی سینیارٹی کو چیلنج کیا، عدالت کی طرف گیا، ڈی ایس پی جس نے شکایت کی تھی senior officers نے اس کی پٹائی سپریم کورٹ کے باہر کر دی، یہ حالت ہے۔ پولیس جس نے قانون نافذ کرنا ہے، اس کے ایس پی لفنگوں اور آوارہ لوگوں کی طرح ڈی ایس پی کی پٹائی کرتے ہیں، اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے، نتیجہ یہ نکلا ہے کہ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ جن لوگوں کی سینیارٹی ہے ان کو سینیارٹی ملے لیکن اب فیصلہ یہ کر دیا گیا، وہاں کے گورنر صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ سینیارٹی کا فیصلہ وہاں کے وزیر اعلیٰ کر سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سینیارٹی کا فیصلہ کریں گے۔ اب آپ بتائیے کہ وہاں پر جتنے بھی لوگ بھرتی ہوں گے، نہ کسی کی صلاحیت دیکھی جائے، نہ کسی کی قابلیت دیکھی جائے، نہ ان کی دیانت اور امانت کو پرکھا جائے، صرف پارٹیوں کے لوگوں کو، اپنی پسند کے لوگوں کو وہاں بھرتی کیا جائے، ان کو ترقیاں دی جائیں۔ کراچی میں بہترین لوگ آباد ہیں، سب سے زیادہ تعلیم یافتہ لوگ آباد ہیں لیکن پارٹیوں کی من مانیوں کی وجہ سے وہاں پر امن کا نام و نشان نہیں۔ عجیب بات ہے کہ سپریم کورٹ کہتی ہے کہ آپ لوگوں کو ترقیاں

میرٹ کی بنیاد پر دیں اور گورنر صاحب نے یہ آرڈیننس جاری کر دیا ہے کہ چیف منسٹر صاحب کو ترقی دینے کا حق ہے۔ ان کو بھرتی کے اختیارات ہیں، یہ عجیب جمہوریت ہے، یہ جمہوریت ہے؟ یہ تو حقیقت میں آمریت سے بدتر ہے۔ یہ انتظامیہ، مشینری کو خادم بنانے کی بجائے وزیراعلیٰ کے اشارے پر ناچے گی۔ ایک طرف آپ دیکھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم میں بہت اختلافات ہیں لیکن ایم کیو ایم کا گورنر عشرت العباد آرڈیننس جاری کرتا ہے کہ وزیراعظم کو، وزیراعلیٰ کو اختیارات ہیں وہ جس آفیسر کو چاہے ترقی دے اور سپریم کورٹ اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ جہاں عدالتیں مداخلت نہ کریں، اگر وہ مداخلت کریں تو اختیارات آپ انتظامیہ کو منتقل کر دیں اس کے بعد وہاں انصاف کیسے ہوگا؟ وہاں مشینری بہتر کیسے ہوگی؟ وہاں قاتلوں کو کون پکڑے گا؟ ٹارگٹ کلنگ کو کون روکے گا؟ لسانیت کی بنیاد پر لوگوں کو جو تباہ کیا جا رہا ہے ان کو اس سے کیسے بچایا جائے گا؟ ہم دوسروں کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، لیکن ہمارا دامن ٹھیک نہیں ہے۔

جناب والا! جہاں تک پشاور میں دھماکے کا تعلق ہے، بلتستان میں ہے، ہماری حکومت کی تائید و حمایت سے جو ظلم امریکہ نے افغانستان میں کیا ہے۔ طالبان کی حکومت کو ختم کیا، وہاں قبضہ کیا، اس کے اثرات ہمارے سارے ملک میں پھیل رہے ہیں، اس کا خمیازہ ہمارے پختون بھائی بھگت رہے ہیں۔ اس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے کہ پشاور اور اس کے گرد و نواح میں کئی ہزار لوگ قتل ہو چکے ہیں، گناہ کیا ہے؟ گناہ صرف یہ ہے کہ ہم امریکہ کی تائید کرتے ہیں اور آج تک پاکستان کی حکومت نے اپنی افغان پالیسی میں اور خصوصی طور پر امریکہ کی تابعداری میں اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ گلگت بلتستان میں جو بس پر حملہ ہوا ہے، جیسے ابھی شاہ صاحب فرما رہے تھے، حقیقت یہ ہے کہ اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا؟ کوئی فرقہ ہو، شیعہ بھائی ہمارے بھائی ہیں، صرف ہمارے شیعہ ہمارے بھائی نہیں، ہندو ہمارے بھائی ہیں، عیسائی ہمارے بھائی ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ جو بھی آدم کی اولاد ہے، آپس میں بھائی ہیں، ان کا اور ہر پاکستانی کا خون ان کی عزت و جان کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ہمارے ہاں کیفیت یہ ہے کہ لوگ چن چن کر لوگوں کو قتل کرتے ہیں، اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا؟ ہمیں چاہیے اگر ہم ملک کے حالات بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ ہماری امریکہ کی جو تابعداری ہے، امریکہ کی تابعداری کی کیفیت یہ ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کی resolutions تھیں کہ سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا، لوگوں کو شہید کیا گیا، وہ معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں تھے، ہم نے کہا کہ ڈرون حملے بند کرو، آج تک ڈرون حملے بند نہیں ہوئے، ہماری آزادی کہاں ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان آزاد مملکت ہے لیکن امریکہ کو نہ ہماری آزادی کی پرواہ ہے، نہ عوام کی عزت و احترام کی پرواہ ہے، نہ پارلیمنٹ کے resolutions کی پرواہ ہے، وہ جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پورا پاکستان بری طرح لاقانونیت کا شکار ہے۔ جہاں تک ہماری intelligence ہے، ISI

ہے، IB ہے اس کے بارے میں یہ ہے کہ ایجنسیاں موجود ہیں لیکن اس سے بڑھ کر پاکستان کی ناکامی کیا ہو سکتی تھی کہ اسامہ بن لادن کئی سال ایبٹ آباد میں رہا۔ ہماری ISI کو، intelligence agencies کو IB کو، پولیس کو، صوبائی حکومت کو یہ پتا نہیں چل سکا کہ اسامہ بن لادن بمعہ اپنے بچوں کے ایبٹ آباد جیسے شہر میں رہتا رہا۔ یہ ہماری ناکامی ہے۔ جو کچھ بلوچستان میں ہو رہا ہے، جو کچھ کراچی میں ہو رہا ہے، جو کچھ پختونخوا میں ہوا ہے اس میں پختونخوا کی حکومت کا اتنا قصور نہیں، نہ عوام کا قصور ہے، قصور ہماری پالیسیوں کا ہے۔

جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے، حقیقت یہ ہے جیسے میں گزارش کر چکا ہوں کہ اگر وہاں کی حکومت کو بلوچستان کے عوام سے کوئی تعلق نہ ہو، عوام کے معاملات سے دلچسپی نہ ہو، یہاں سے حقوق بلوچستان کے نام پر جو بھی رقوم بھیجی جائیں وہ عوام تک نہ پہنچیں، حقیقت یہ ہے کہ اگر ملک میں جمہوری حکومت ہوتی تو عوام کے مسائل حل کئے جاتے، عوام کی تائید و حمایت ہوتی تو بلوچستان کے حالات بہتر ہو سکتے یہی کیفیت کراچی کی ہے، تین پارٹیاں مل کر اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے یہاں سے قتل و غارت کم کرنی ہے، بند کرنی ہے، ٹارگٹ کلنگ کم کرنی ہے تو یہ ایک دن میں کر سکتی ہیں لیکن اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو یقین کیجیئے پاکستان کے حالات بہتر نہیں ہو سکتے ۔ جناب وزیر داخلہ یہاں پر تشریف لائیں گے اور بتا دیں گے کہ بیرونی ایجنسیاں سب کچھ کر رہی ہیں۔ جب بیرونی ایجنسیوں کو ہم موقع فراہم کریں گے، پاکستان کے دشمنوں کو ہم موقع فراہم کریں گے، اپنے معاملات ٹھیک ہوں، قوم ہمارے ساتھ ہو، قوم کی ہم خدمت کریں، عوام ہمارے ساتھ ہوں تو ہم سارے مل کر لاقانونیت کو ختم کر سکتے ہیں اور بیرونی دشمنوں کے مذموم ارادوں کو بھی ناکام بنا سکتے ہیں ----- جاری ہے -----

T18-06Sept2012 Rauf/Sial Ed/ 8-40/UR10

سینیٹر حمزہ: جب تک ہم ایسا نہیں کریں گے تو پھر یہ محض نعرہ بازی سے ، دوسروں پر الزام لگانے سے یہ کام نہیں چلے گا۔ مجھے حیرانی کی بات ہے جیسے میں نے گزارش کی کہ چیف سیکرٹری آ کر یہ بیان دیتا ہے کہ وہاں ایک ضلع کے اندر 1700 افراد میں سے صرف 700 افراد duty پر ہیں اور 1000 duty پر نہیں ہیں اس سے بڑی اندھیر نگری کیا ہو سکتی ہے!

جناب چیئرمین! میں نے حقائق بیان کیے ہیں ۔ مجھے افسوس ہے بعض remarks حاجی صاحب اور شاہ صاحب

نے پنجاب حکومت کے خلاف pass کیے ہیں۔ پنجاب حکومت فرشتوں کی نہیں ہے لیکن میں بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ جو کیفیت سندھ کی ہے ۔وہاں لوگوں کو اغواء کیا جاتا ہے ، لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے ، لوگوں کو یرغمال بنایا جاتا ہے ، جج اغواء ہوتے ہیں ، جج کو واپس لینے کے لیے رقومات دی جاتی ہیں ۔واقعتاً یہ سندھ کے حالات ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Mrs. Nasreen sahiba after Humza sahib probably the turn is of yours.

سینیٹر حمزہ: جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایک سکینڈ کے لیے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو interrupt کیا۔ نسرین صاحب آج آپ نہیں بولیں گی؟

سینیٹر نسرین جلیل: مجھے اجازت دیں میں کل صبح تقریر کروں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: OK

سینیٹر حمزہ: تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ محض کراچی یا بلوچستان کے حالات خراب نہیں ہیں ۔اندورن سندھ کی کیفیت یہ ہے جیسے کہ میں نے Call Attention Notice میں بھی بیان کیا ہے کہ ہندو وہاں سے نقل مکانی کرتے ہیں کوئی بندہ وہاں محفوظ نہیں ہے ۔لاقانونیت اتنی ہے کہ وہاں سے کئی ڈاکٹرز اغواء کیے گئے اور کئی ڈاکٹرز قتل کیے گئے ، کئی لوگوں کو اغواء کرکے یرغمال کیا گیا اور کروڑوں روپے وصول کرکے ان کو واپس کیا گیا۔ جناب چیئرمین! حقیقت یہ ہے اگر ہمارے یہ ادارے صحیح طور پر کام کریں تو یقینی طور پر یہ پارٹیاں یکسوئی کے ساتھ لوگوں کی خدمت کریں تو ہمارے حالات بہتر ہو سکتے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے میں یہ بات کہہ سکتا ہے جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے ، چاروں صوبوں کے مقابلے میں پنجاب کے حالات بدرجہا بہتر ہیں ۔ لاقانونیت وہاں بھی ہے لیکن بے لگام جو یہاں پر ہوئی ہے ۔انسانی جان کو وہاں پر جو خطرات ہیں اور خون کی ندیاں جو وہاں بہہ رہی ہیں ، قتل و غارت جو وہاں ہے ۔ اللہ کے فضل سے لوگ پنجاب میں محفوظ ہیں ۔ میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا حاجی غلام علی صاحب آپ آج بولیں گے؟

سینیٹر حاجی غلام علی: میری privilege motion ہے لیڈر آف دی ہاؤس سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس کو پیش کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو آج نہیں ہے۔آپ کل کر لیں۔ ٹھیک ہے۔

Then the House stands adjourned to meet again on Friday the 7th September 2012 at 10.00 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 7th September at 10.00 am.]